Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

شمارہ 16

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

22 رجب 1438 ہجری قمری   20 شہادت 1396 ہجری شمسی   20 اپریل 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 14 اپریل 2017 کو فرینکفرٹ (جرمنی) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو

ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے

تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو

دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے، اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے

لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے، وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اَے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ سو اِن صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو ہر ایک جو تم میں سست ہو جائیگا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔ عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظِل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا۔ یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ میں ہی ہوں اور اس میں دورنگی نہیں آئی اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتابِ عزیز میں اس کے مرجانے کی خبر دی ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 29، 30 اور 31 دسمبر 2017ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

رشتے نبھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دی ہیں، اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کریں

ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہر کام پر نظر ہے، اللہ تعالیٰ میرے ہر کام سے باخبر ہے اور اس کا علم رکھتا ہے اور اس نے جو ذمہ داریاں مجھ پر ڈالی ہیں اگر میں نہیں بجالاؤں گا تو پھر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ بھی ہوں گا

پس اگر لڑکا لڑکی اور انکے عزیز رشتہ داران باتوں کا خیال رکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے خوب صورت طریقہ سے زندگیاں گزرتی ہیں

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 07 /مارچ 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ کل کے خطبہ میں بھی مَیں نے نکاح کے حوالہ سے کچھ باتیں کی تھیں۔ پس ہمیشہ نئے قائم ہونے والے رشتوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہر وقت اس بات پر نظر رہے کہ رشتے نبھانے کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دی ہیں، اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کریں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہر کام پر نظر ہے اور ہر کام جو انسان بجالاتا ہے یا کرتا ہے اس کی اسے خبر ہے اسلئے ایک مومن کو، جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، ایک احمدی مسلمان کو جو زمانہ کے امام کو ماننے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہمارا دین ہماری دنیا پر مقدم ہو اور اس کے مطابق ہم اپنی زندگیاں ڈھالنے والے ہوں اور ہمیشہ یہ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ہر کام سے باخبر ہے اور اس کا علم رکھتا ہے اور اس نے جو ذمہ داریاں مجھ پر ڈالی ہیں اگر میں نہیں بجالاؤں گا تو پھر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ بھی ہوں گا۔ پس اگر ان باتوں کا خیال رکھیں، نئے قائم ہونے والے رشتے بھی اور جو لڑکا لڑکی ہیں ان کے عزیز رشتہ دار بھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے خوب صورت طریقہ سے زندگیاں گزرتی ہیں اور آئندہ نسلیں بھی اللہ کے فضل سے پھر نیکیوں پر قائم رہنے والی، دین پر قائم رہنے والی، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی اور گھروں کے سکون قائم رکھنے والی ہوتی ہیں اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔

پہلا نکاح عزیزہ حانیہ ایمن بنت مکرم مرزا سلطان احمد صاحب کا ہے جو عزیزم مرزا قمر احمد ابن مکرم مرزا احسن احمد صاحب کینیڈا کے ساتھ پچیس ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ حانیہ ایمن عزیزم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد کی بیٹی ہیں جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے بیٹے تھے ان کی نسل میں سے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کو کہ تین کو چار کرنے والا ہے جو کہ مصلح موعود کے بارہ میں ہے اس کے حضرت مصلح موعود جہاں مصداق بنتے ہیں، مرزا سلطان احمد صاحب بھی اس کا ذریعہ بنے کہ تین بھائیوں کو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر کے چار بنایا۔ عزیزم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد جو ہیں یہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے پڑپوتے ہیں۔ گویا حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کی یہ چوتھی نسل ہے۔

اسی طرح مرزا قمر احمد عزیزم مرزا احسن احمد کے بیٹے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پڑپوتے ہیں اور اس لحاظ سے ان دونوں کو، جو خاندان اس رشتہ میں بندھ رہے ہیں، یاد رکھنا چاہئے کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خونی رشتہ قائم ہو جانا کوئی بڑائی کی بات نہیں ہے بلکہ ہمیشہ خاندان کے افراد کو ان باتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان مقاصد کی طرف توجہ دینی چاہیے جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور ان کے تقویٰ پر چلنے کے معیار بہرحال دوسروں سے بہتر ہونے چاہئیں ورنہ صرف رشتہ داری ہی یا خون کا رشتہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لحاظ سے یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قائم ہونے والے رشتے اور ان کی آئندہ نسلوں کو اپنے آباؤ اجداد کا حق ادا کرنے والا بھی بنائے۔ آمین۔

دونوں لڑکی اور لڑکا کی طرف سے وکیل ہی مقرر کئے گئے ہیں۔ اس موقع پر حضور انور نے دریافت فرمایا: لڑکے کا وکیل باپ کیوں نہیں بنایا گیا؟ عرض کی گئی کہ پیپر ورک سارا پہلے مکمل ہو گیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے۔ پھر فرمایا: لڑکی کی طرف سے وکیل مرزا محمود احمد ہیں اور باوجود اسکے کہ لڑکے کے والد موجود ہیں لڑکے کی طرف سے خلیفہ فلاح الدین صاحب وکیل ہیں۔

اسکے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ نائلہ حق بنت مکرم فتح الحق صاحب کا ہے عزیزم عطاء الناصر ماجد صاحب ابن مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ ماجد صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خاندان بھی سلسلہ کی خدمت انجام دینے والا ہے۔ اسی طرح نائلہ حق کے والد بھی جماعت کی طوعی خدمت بجالا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس قائم ہونے والے رشتہ کو بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے، ان کو بھی توفیق دے اور ان کی نسلوں کو بھی توفیق دے کہ ہمیشہ جماعت کی خدمت کرنے والے ہوں۔

فریقین میں ایجاب وقبول کرواتے ہوئے حضور انور نے لڑکی والوں سے پہلے لڑکے سے ایجاب وقبول کروالیا اور پھر فرمایا: Sorry پہلے تو لڑکی والوں سے دریافت کرنا تھا، چلیں کوئی بات نہیں، اب منظوری آگئی ہے۔

اور پھر لڑکی والوں سے ایجاب و قبول کروایا اور ایجاب وقبول کے بعد فرمایا: عزیزہ نائلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حاجی نصیر الحق صاحب کی پڑپوتی ہیں اور ننھیال، ددھیال دونوں طرف سے یہ صحابیوں کی اولادیں ہیں۔

حضور انور نے تیسرے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ملاحت خولہ واقفہ نو کا ہے جو مکرم محمد اسحاق ساجد صاحب کی بیٹی ہیں جو عزیزم سفیر الدین قمر واقف نو ابن مکرم بشیر الدین قمر صاحب مرحوم لندن کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزہ خولہ واقفہ نو ہیں، سفیر الدین قمر بھی واقف نو ہیں اور اس وقت ایم ٹی اے میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ یہ خاندان سفیر الدین قمر کا بھی پرانے صحابہ کی اولاد میں سے ہے اور ان کے دادا حضرت مولوی قمر الدین صاحب سلسلہ کے بڑے خادم تھے۔ اسی طرح یہاں بھی ان کے عزیز رشتہ دار، چچا وغیرہ خدمت کر رہے ہیں۔ اور لڑکی بھی حضرت مسیح موعود کے صحابی میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی کی نسل میں سے ہے۔ تو گویا دونوں ایک ہی خاندان کے ہیں، سیکھوانی خاندان کے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی اور آئندہ نسلوں کو بھی اپنے آباؤ اجداد کی قربانیوں کو اور ان کے دینی معیاروں کو اور خدمت دین کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کے دوران دلہے کے دھیمی آواز میں جواب دینے پر فرمایا کہ: اونچی بولو۔ جس پر دلہے نے نسبتاً اونچی آواز میں جواب دیا۔

حضور انور نے چوتھے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ طاہرہ عنبر خان بنت مکرم شوکت محمود خان صاحب کا ہے جو عزیزم عدنان شہزاد زاہد واقف نو جو رشید احمد زاہد صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عدنان شہزاد بھی ایم ٹی اے میں خدمت کر رہے ہیں اور ان کے والد کو بھی ربوہ اور سپین میں خدمت کی توفیق ملی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: ان سب رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی. ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17/مارچ 2017)

ایک احمدی سائنسدان کو خصوصی اعزاز

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب آف بون (جرمنی) کو اُن کی تعلیمی و تحقیقی کاوشوں میں مسلسل کامیابی اور مختلف حیثیتوں میں ان کی سماجی وقومی خدمات کے اعتراف میں India International Friendship Society نے 4/اکتوبر 2016ء کو Global Friendship Day پر بنکاک (تھائی لینڈ) میں ایک شاندار اور پروقار تقریب میں دو اعلیٰ اعزازات سے نوازا۔ ایک Life Time Achievement Award اور دوسرا Glory of India Award جو کہ بھارت جیوتی ایوارڈ سے بھی موسوم ہے۔ یہ ایوارڈ His Excellency Mr. Korn Dabbaransi سابق نائب وزیر اعظم تھائی لینڈ نے دیئے۔

انڈیا انٹرنیشنل فرینڈ شپ سوسائٹی بھارتی دانشوران، وزراء، سفراء، حکومتی اعلیٰ حکام، صوبائی گورنرز اور بیرون ملک رہنے والے بھارتی معززین کی ایک Voluntary بین الاقوامی تنظیم ہے جو ایسے افراد کی عزت افزائی کرتی ہے جنھوں نے بین الاقوامی سطح پر کسی جہت سے نمایاں کام کیا ہو۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو قبل ازیں بھی کئی ملکی اور غیر ملکی اعزازات سے نوازا گیا ہے اور Bonn کی ریجنل عدالت میں اعزازی جج بھی مقرر ہیں۔ موصوف جرمنی سے پوسٹ ڈاکٹریٹ ریسرچ کے علاوہ متعدد بین الاقوامی سائنسی کانفرنسوں اور جرائد میں اپنے سائنسی مقالہ جات پیش کر چکے ہیں۔ گیارہ سے زائد بین الاقوامی سائنسی تنظیموں کے مستقل ممبر ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب کشمیر (بھارت) کے ایک معزز احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے ہیں۔ آپ کے والد مرحوم مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی بھی مستجاب الدعوات بزرگ اور کشمیر کی ایک معزز اور معروف علمی شخصیت تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید اعزازات کا پیش خیمہ بنائے، نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو آپ کے حق میں بھی قبول فرمائے آمین۔

(حیدر علی ظفر، مبلغ انچارج جرمنی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو ہمیں خاص طور پر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے انہی سے ہمارا دینی علم بھی بڑھے گا اور ہمیں تبلیغ کا شوق بھی پیدا ہوگا۔ ہمارے علم میں برکت بھی پڑے گی اور دنیا کو ہم اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے قابل ہوں گے۔“ (خطبہ جمعہ 15 جنوری 2016)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

خطبہ جمعہ

دنیا میں کوئی انسان نہیں جو ہر عیب سے ہر لحاظ سے پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ستّار ہے جو ہماری پردہ پوشی کرتی ہے۔ اگر انسان کی غلطیوں کی، کوتاہیوں کی، گناہوں کی پردہ دری ہونے لگے تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ جو ستّار العیوب ہے اور غفّار الذنوب ہے اس نے ہمیں یہ دعا بھی ہم پر احسان کرتے ہوئے سکھائی کہ تم جہاں اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں سے بچنے کی کوشش کرو وہاں استغفار بھی کیا کرو تو میں تمہارے گناہوں کو بھی معاف کروں گا۔ تمہاری پردہ پوشی کروں گا۔ تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا

عیب دیکھ کر بجائے اس عیب کو پھیلانے کے ہر ایک کو استغفار کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ہمارے اندر بھی جو بے شمار عیب ہیں وہ کہیں ظاہر نہ ہو جائیں، اگر نیک نیت سے انسان دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بنتا ہے

کبھی کسی بھی فرد کو یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میری کمزوری کی فلاں عہدیدار کی وجہ سے پردہ دری ہوئی، تشہیر ہوئی، لوگوں کو پتا لگا اگر یہ احساس پیدا ہو جائے تو پھر اس کا ردّ عمل بہت زیادہ سخت ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جن کے سپرد یہ اصلاح کا کام ہے وہ جہاں لوگوں کی پردہ دری کر کے معاشرے میں بگاڑ پیدا کر رہے ہوتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لے رہے ہوتے ہیں

اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی صفت ستّاری سے فیض اٹھانا ہے تو خود بھی دوسروں کی ستّاری کی ضرورت ہے

معاشرے کی برائیوں کو دُور کرنے اور امن اور پیار اور محبت پھیلانے کیلئے ضروری ہے کہ برائیوں کی پردہ پوشی کی جائے اور خوبیوں کو ظاہر کیا جائے۔ خوبیوں کو ظاہر کرنے سے نیکیوں کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ ایک حقیقی مسلمان کا کردار یہی ہونا چاہئے کہ معاشرے میں نیکیاں پھیلائے۔ صرف زبان کے مزے اور عارضی بناوٹی خوشی کیلئے یا اس خوشی کا ماحول پیدا کرنے کیلئے دوسروں کی برائیوں کی تشہیر انتہائی بڑا گناہ ہے۔ مجلس میں ایک استہزاء کا رنگ پیدا کر کے لوگوں کا استہزاء کرنا یہ بہت بڑا گناہ ہے جس سے ہر احمدی کو بچنا چاہئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک کسی کا احمدی ہونا اور آپ کی بیعت میں آنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کیا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کر لیا ہے تو پھر کسی دوسرے کا حق نہیں بنتا کہ اس کے ذاتی نقائص کو تلاش کر کے ان کو پھیلایا جائے ٹوہ میں لگا جائے۔ تجسّس کیا جائے اور پھر وہ برائیاں پھیلائی جائیں یا لوگوں کے سامنے اس کے بارے میں بیزاری کا اظہار بھی کیا جائے

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے دوسروں کی کمزوریوں کی ٹوہ لگانے تجسّس کرنے اور ان کی تشہیر کرنے کی بُری عادت سے بچنے اور ستّاری سے کام لینے اور استغفار کی طرف توجہ دینے کی تاکیدی نصائح

مکرم ملک سلیم لطیف صاحب ایڈووکیٹ، صدر جماعت ننکانہ صاحب (پاکستان) کی شہادت، شہید مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31/مارچ 2017ء بمطابق 31/امان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

دنیا میں کوئی انسان نہیں جو ہر عیب سے ہر لحاظ سے پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ستّار ہے جو ہماری پردہ پوشی کرتی ہے۔ اگر انسان کی غلطیوں کی، کوتاہیوں کی، گناہوں کی پردہ دری ہونے لگے تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ جو ستّار العیوب ہے اور غفّار الذنوب ہے اس نے ہمیں یہ دعا بھی ہم پر احسان کرتے ہوئے سکھائی کہ تم جہاں اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں سے بچنے کی کوشش کرو وہاں استغفار بھی کیا کرو تو مَیں تمہارے گناہوں کو بھی معاف کروں گا۔ تمہاری پردہ پوشی کروں گا۔ تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ ہر ایک کی بہت ساری باتوں کی عمومی پردہ پوشی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت خاص طور پر ان لوگوں کو بھی اپنی چادروں میں لپیٹتی ہے جو استغفار کرنے والے ہیں۔ غَفَر کا مطلب بھی چھپانا اور ڈھانکنا ہوتا ہے اور یہی مطلب کم وبیش سَتر کا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے اور مسلمانوں نے جس خدا کو مانا ہے وہ رحیم کریم حلیم توّاب اور غفّار ہے۔ جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔'' فرمایا کہ ''لیکن دنیا میں خواہ حقیقی بھائی بھی ہو یا کوئی اور قریبی عزیز اور رشتہ دار ہو وہ جب ایک مرتبہ قصور دیکھ لیتا ہے پھر وہ اس سے خواہ باز بھی آ جاوے (یعنی قصور کرنے والا باز بھی آ جاوے) مگر اسے عیبی ہی سمجھتا ہے۔'' پس دنیا والے اگر کوئی شخص گناہ اور کسی عیب کو چھوڑ بھی دے تب بھی اسے عیبی اور شک کی نظر سے دیکھنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا ''لیکن اللہ تعالیٰ کیسا کریم ہے کہ انسان ہزاروں عیب کر کے بھی رجوع کرتا ہے تو بخش دیتا ہے''۔ فرمایا ''دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے بجز پیغمبروں کے (جو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔) جو چشم پوشی سے اس قدر کام لے''۔ (یعنی سوائے نبیوں کے جو اس قدر چشم پوشی کرے جتنی خدا تعالیٰ کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بعد نبی ہیں جو اتنا کر سکتے ہیں اور ان کے علاوہ کوئی نہیں کرتا) ''بلکہ عام طور پر تو یہ حالت ہے جو سعدی نے کہا ہے ''خدا داند و بپوشد و ہمسایہ نداند و بخروشد'' (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 178، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) کہ خدا تعالیٰ تو جانتے ہوئے بھی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن ہمسایہ تھوڑا سا علم ہو جائے تو اس کمزوری کی مشہوری کرنے لگ جاتا ہے۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سعدی کے شعر کے مصرعہ کا جو یہ حوالہ دیا ہے اس کی تشریح ایک جگہ اس طرح بھی فرمائی ہے کہ ''خدا تعالیٰ کی ستّاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جاوے ڈھانپتا ہے۔ لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 299 تا 300، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ فرماتے ہیں: ''پس غور کرو کہ اس کے کرم اور رحم کی کیسی عظیم الشان صفت ہے۔'' آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''اگر وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) مؤاخذہ پر آئے تو سب کو تباہ کر دے لیکن اس کا کرم اور رحم بہت ہی وسیع ہے اور اس کے غضب پر سبقت رکھتا ہے۔'' (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 179، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اگر اس بات کو ہم سمجھ لیں اور اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں، اپنے سے واسطہ پڑنے والوں کے معاملات میں ہر وقت ٹوہ نہ لگاتے پھریں، تجسس نہ کریں، ان کی کمزوریوں کو تلاش نہ کرتے پھریں تو ایک پیار اور محبت کرنے والا اور پُرامن معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو پردہ پوشی کی بجائے دوسروں کے عیب ظاہر کرنے کی کوشش میں ہوتے ہیں۔ اور جب ان کے اپنے متعلق کوئی بات کر دے یا کسی

ذریعہ سے ان کو یہ پتا چل جائے کہ فلاں شخص نے میرے متعلق اس طرح بات کی تھی تو سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ انتہائی غصہ میں آکر مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ خود کسی دوسرے کے متعلق کہہ رہے ہوں تو اس وقت کہتے ہیں کہ یہ تو معمولی بات تھی ہم نے تو یونہی کہہ دی۔ ہمیں ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جو اپنے لئے چاہتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے چاہو۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ، حدیث 13)

پس اگر اپنے لئے پردہ پوشی پسند ہے تو دوسروں کے لئے بھی وہی احساسات ہونے چاہئیں اور یہی وہ سنہری اصول ہے جو معاشرے کے امن کے لئے بھی ضروری ہے۔

پس عیب دیکھ کر بجائے اس عیب کو پھیلانے کے ہر ایک کو استغفار کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ہمارے اندر بھی جو بے شمار عیب ہیں وہ کہیں ظاہر نہ ہو جائیں۔ اگر نیک نیت سے انسان دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بنتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر خدا تعالیٰ مؤاخذہ پر آئے حساب کتاب لینے لگے تو سب کو تباہ کر دے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے اور ہر وقت استغفار کرتے رہنے کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کے کسی عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو ڈھانپ دے گا۔ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اسے ڈھانپ دے گا اور ستّاری فرمائے گا۔ اور جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی پردہ دری کرتا ہے۔ اس کی برائیاں کرتا ہے۔ اس کی برائی کو دیکھ کر لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے عیب اور ننگ کو اسی طرح ظاہر کرے گا کہ اس کے گھر میں اس کو رسوا کر دے گا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المؤمن......الخ، حدیث 2546)

پس یہ بڑا سخت انذار ہے۔ خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہمیشہ دوسروں کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنے پر نظر رکھنی چاہئے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کر سکتے ہیں۔

لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہم کسی میں برائی دیکھ کر ظاہر نہیں کریں گے تو اصلاح کس طرح ہوگی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کسی کی کوئی برائی نظام جماعت کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بن رہی ہے یا معاشرے کے ایک طبقہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے کر خراب کر رہی ہے تو پھر اصلاح کے لئے جو لوگ مقرر ہیں، امیر جماعت ہے، جماعت کے اندر صدر جماعت ہے، ان تک بات پہنچا دیں یا مجھے لکھ دیں تا کہ اصلاح کی طرف توجہ ہو۔ اللہ تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ اس کی بنائی ہوئی جماعت کا نظام خراب ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک انفرادی برائی معاشرے کی عام برائی بن جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ننگ ظاہر کر دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ”جو اس بات پر قائم رہتے ہیں اور ضد کرتے ہیں کہ جو گناہ انہوں نے کیا ہے یا غلطیاں کی ہیں ان کو پھیلانا ہے اور ظاہر بھی کرنا ہے یا کرتے چلے جانا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کے گناہوں اور خطاؤں کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے لیکن اپنی صفت کے باعث خطا کاریوں کو اس وقت تک جبتک کہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جائے ڈھانپتا ہے۔ پس جب انسان خود ہی اپنے آپ کو ظاہر کر دے اور اعتدال کی حدوں سے باہر نکلنے لگے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ کی صفت بھی کام کرتی ہے۔ اور پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس دنیا میں بھی پکڑتا ہے اور اگلے جہان کی بھی سزا ہے۔

لیکن کسی کی برائی دیکھ کر اس کی تشہیر کرنا اس کو پھیلانا بہرحال منع ہے کیونکہ اس سے برائیاں بجائے ختم ہونے کے پھیلتی ہیں۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تُو لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑے گا تو انہیں بگاڑ دے گا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی التجسس، حدیث 4888)

کمزوریوں کے پیچھے پڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو جگہ جگہ بیان کرنا، تجسّس کر کے ان کی کمزوریوں کی تلاش کرنا۔ اگر انسان اس طرح کرے تو ان لوگوں کو بگاڑے گا اور معاشرے کے امن کو بھی خراب کرے گا اور پھر جب یہ باتیں جگہ جگہ لوگوں میں بیان کی جائیں تو پھر ایسے لوگ جن میں یہ برائیاں ہیں ان میں اصلاح کی بجائے ضد پیدا ہو جاتی ہے اور پھر ضد میں آ کر وہ دوسروں کو بھی اپنے جیسا بنانے کی کوشش کرتے ہیں، اپنے حلقے کو وسیع کرتے جاتے ہیں۔ حجاب ختم ہو جاتا ہے۔ اور جب حجاب ختم ہو جائے تو اصلاح کا پہلو بھی ختم ہو جاتا ہے۔

پس یہاں مَیں ان لوگوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جن کے سپرد جماعتی کام بھی ہیں خاص طور پر اصلاح کرنے والا شعبہ کہ انتہائی احتیاط سے اور ہمدردی کے جذبات رکھتے ہوئے اصلاح کے کام کریں۔ کبھی کسی بھی فرد کو یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میری کمزوری کی فلاں عہدیدار کی وجہ سے پردہ دری ہوئی، تشہیر ہوئی، لوگوں کو پتا لگا۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے تو پھر اس کا ردّ عمل بہت زیادہ سخت ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جن کے سپرد اصلاح کا یہ کام ہے وہ جہاں لوگوں کی پردہ دری کر کے معاشرے میں بگاڑ پیدا کر رہے ہوتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لے رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو تمہیں جماعتی خدمت کا موقع دیا تھا اس لئے کہ میری صفات کو زیادہ سے زیادہ اپناؤ۔ لیکن یہاں تو تم میری ستاری کی صفت سے الٹ چل کر بے چینیاں اور فساد پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ ستّاری کو کتنا پسند کرتا ہے اور ستّاری کرنے والے کو کس قدر نوازتا ہے۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے یکا و تنہا چھوڑتا ہے۔ مسلمانوں کی یہ کس قدر بدقسمتی ہے کہ آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ مسلمان ہیں جو مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اور کوئی نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر توجہ دے۔ بہرحال پھر آپ نے آگے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کرتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی تکلیف دُور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصائب میں سے اس کی ایک مصیبت کم کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی ستّاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب المظالم والغضب، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ، حدیث 2442)

پس اس رحیم اور کریم خدا کے رحم اور کرم کو جذب کرنے کے لئے ستاری اور پردہ پوشی انتہائی ضروری ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ایک موقع پر فرمایا کہ کوئی بندہ دوسرے بندے کی اس دنیا میں پردہ پوشی نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآدب، باب بشارۃ من ستر اللہ تعالیٰ......الخ، حدیث 6595) یعنی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرنے والے کو بغیر نوازے، بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا۔ کسی نے اگر اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کی پردہ پوشی کی تو پھر وہ اس کے کھاتے میں لکھی گئی۔ اس کے حساب میں لکھی گئی کہ میرے بندے نے یہ نیک کام کیا اور قیامت کے دن پھر وہ اس کا اجر پائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے چشم پوشی فرمائے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندے پر اس حد تک مہربان ہے، اپنا سایہ رحمت اس قدر ڈالتا ہے کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ وہ بندے سے پوچھے گا کہ فلاں کام تُو نے کیا تھا تو بندہ کہے گا ہاں میرے رب میں نے کیا ہے یا کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس دنیا میں تیری کمزوریوں کی پردہ پوشی کی۔ دنیا کو پتا نہیں چلا کہ تُو نے غلط کام کئے۔ اب آج قیامت کے دن بھی میں تیری پردہ پوشی کرتا ہوں اور تجھے معاف کرتا ہوں۔ (صحیح البخاری، کتاب المظالم والغضب، باب قول اللہ تعالیٰ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین، حدیث 2441)

تو اللہ تعالیٰ تو اس طرح بندے سے سلوک کرتا ہے۔ پس اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی صفت ستّاری سے فیض اٹھانا ہے تو خود بھی دوسروں کی ستاری کی ضرورت ہے۔ کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میں برائیوں سے پاک ہوں اور دوسرے میں برائیاں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس نے ہماری ستّاری کی ہوئی ہے۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا اور ہمیں اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ فرمایا کہ ”اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستّار ہے۔ بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستّاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے۔“ (بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے) ”ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستّاری نہ فرماوے تو پتا لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں“۔

پس یہ ہے وہ بات جسے ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں انسان استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر میں لپٹنے کی کوشش کرے، اس سے مغفرت مانگے وہاں اپنے پر نظر رکھتے ہوئے دوسروں کی کمزوریوں سے بھی صَرفِ نظر کرے۔ اپنے گریبان میں دیکھے اور دوسروں کی کمزوریوں کو باہر نکالنے کی کوشش نہ کرے بلکہ پہلے اپنا جائزہ لے کہ میں کیا ہوں اور ہمیشہ یہ سوچے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے میری پردہ پوشی فرمائی ہے اسی طرح میں نے دوسروں کی پردہ پوشی کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ: ”انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلّق باخلاق اللہ کرے۔ یعنی جو جو اخلاق فاضلہ خدا (تعالیٰ) میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔“ فرمایا کہ ”مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے۔“ دوسروں کو معاف کرنے کی عادت ڈالے۔ ”رحم ہے۔ حلم ہے۔ کرم ہے۔ انسان بھی رحم کرے، حلم کرے، لوگوں سے کرم کرے۔“ فرمایا ”خدا تعالیٰ ستّار ہے انسان کو بھی ستّاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔“ (عیبوں اور گناہوں کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔) فرمایا کہ ”بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی کوئی بدی یا نقص دیکھتے ہیں جب تک اس کی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

”کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

اچھی طرح تشہیر نہ کر لیں‘‘ (اسے پھیلا نہ دیں) ’’ان کو کھانا ہضم نہیں ہوتا‘‘۔فرمایا ’’حدیث میں آیا ہے جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔انسان کو چاہئے شوخ نہ ہو۔بے حیائی نہ کرے۔مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے۔محبت اور نیکی سے پیش آوے۔‘‘

(ملفوظات،جلد 10،صفحہ 339 تا 340،ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں کسی کی کمزوریوں کا ذکر ہوا (کہ فلاں شخص میں یہ یہ کمزوری ہے) تو آپ نے اس (بات کو سن کر) بات کرنے والے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس کے نقائص تو (تم) نے بیان کر دیئے۔(بڑے جوش سے اس کے نقص بیان کر رہے ہو،) اس کی کمزوریاں تو (تم نے) گنوا دیں۔اچھا ہوتا اگر اس کی خوبیوں کا بھی ذکر کیا ہوتا۔‘‘ (ماخوذ از ذکر حبیب،صفحہ 57)

آخر اس میں کچھ خوبیاں بھی تو ہوں گی ان کا بھی تو ذکر کرتے۔پس معاشرے کی برائیوں کو دُور کرنے اور امن اور پیار اور محبت پھیلانے کے لئے ضروری ہے کہ برائیوں کی پردہ پوشی کی جائے اور خوبیوں کو ظاہر کیا جائے۔خوبیوں کو ظاہر کرنے سے نیکیوں کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ایک حقیقی مسلمان کا کردار یہی ہونا چاہئے کہ معاشرے میں نیکیاں پھیلائے۔صرف زبان کے مزے اور عارضی بناوٹی خوشی کے لئے یا اس خوشی کا ماحول پیدا کرنے کے لئے دوسروں کی برائیوں کی تشہیر انتہائی بڑا گناہ ہے۔مجلس میں ایک استہزاء کا رنگ پیدا کر کے لوگوں کا استہزاء کرنا یہ بہت بڑا گناہ ہے جس سے ہر احمدی کو بچنا چاہئے۔ہم نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر یہ عہد بیعت کیا کہ کسی طرح سے بنی نوع انسان کو تکلیف نہیں دینی، نہ ہاتھ سے، نہ زبان سے تو اس کی پابندی کرنی ضروری ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام،جلد 3،صفحہ 564)

زبان کے زخم بڑی دیر تک رہتے ہیں۔لوگوں کا استہزاء، ان کی پردہ دری کے اثرات بعض دفعہ ہمیشہ رہتے ہیں۔پس ہمیں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور اپنے بھائی کے لئے سچی ہمدردی اور خیر خواہی ہمارے دل میں ہونی چاہئے اور سچی ہمدردی اور خیر خواہی کا اظہار تبھی ہو سکتا ہے جب اپنے بھائیوں کی کمزوریوں پر پردہ ڈالا جائے۔ان کی باتوں کی پردہ دری نہ کبھی مذاق میں کی جائے نہ سنجیدگی سے کی جائے۔ہاں کسی کی کمزوری دیکھ کر سچی ہمدردی کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے تا کہ وہ برائی یا کمزوری اس شخص میں سے ختم ہو جائے اور اگر اس برائی کا ماحول پر اثر قائم ہو سکتا ہے یا بد اثرات پڑ سکتے ہیں تو پھر ماحول کو بھی بچایا جا سکے اور یہی نیکی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلے میں ہم میں کیا دیکھنا چاہتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ: ’’چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔‘‘ (خاموشی سے علیحدہ ہو کر اسے نصیحت کرو۔) ’’اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے۔‘‘ (نصیحت کر و مان لے تو ٹھیک۔نہیں مانتا تو اس کے لئے دعا کرو۔) ’’اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو۔‘‘ (نہ نصیحت سے فائدہ ہوا نہ دعا سے فائدہ ہوا تو پھر کیا کرنا ہے۔فرمایا کہ پھر اسے ’’قضاء و قدر کا معاملہ سمجھے‘‘۔(یہ سمجھو بس یہی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔) ’’جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سر دست جوش نہ دکھلایا جاوے‘‘۔(اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کیا، اسے توفیق دی کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا، جماعت میں شامل کیا، اس برائی کی وجہ سے اس کی جتنی بدنامی تمہارے خیال میں ہونی چاہئے تھی وہ نہیں ہو رہی اور کسی رنگ میں اس کی پردہ پوشی ہو رہی ہے۔صرف تمہیں ہی اس کا علم ہوا ہے تو پھر تمہیں بھی جوش دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔خاموشی سے بیٹھے رہو۔اللہ تعالیٰ خود ہی اس کی اصلاح کا کوئی ذریعہ پیدا کر دے گا۔) فرمایا کہ ’’ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے‘‘۔وہ کسی وقت درست ہو جائے گا۔پس اس سے پتا لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک کسی کا احمدی ہونا اور آپ کی بیعت میں آنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کیا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کر لیا ہے تو پھر کسی دوسرے کا حق نہیں بنتا کہ اس کے ذاتی نقائص کو تلاش کر کے ان کو پھیلایا جائے۔ٹوہ میں لگا جائے۔تجسس کیا جائے اور پھر وہ برائیاں پھیلائی جائیں یا اس کے بارے میں لوگوں کے سامنے بیزاری کا اظہار بھی کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ممکن ہے وہ درست ہو جائے۔آپ ایک جگہ بلکہ اسی تسلسل میں فرماتے ہیں کہ: ’’قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے‘‘۔(بڑے بڑے قطب اور ابدال جو ہیں ان سے بھی عیب ہو جاتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’بلکہ لکھا ہے اَلْقُطْبُ قَدْ یَزْنِیْ کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے۔‘‘ فرمایا: ’’بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بن گئے‘‘۔آپ فرماتے ہیں ’’جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے‘‘۔(جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں۔) ’’کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے۔‘‘ (جس طرح بچے کے لئے کوشش کرتے ہو اسی طرح اپنے بھائیوں کے عیبوں کو دور کرنے کے لئے بھی کوشش کرو۔کوشش بھی اور دعا بھی) ’’بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے‘‘۔فرمایا ’’قرآن کریم کی یہ تعلیم ہر گز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔بلکہ وہ فرماتا ہے تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (البلد:18) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں‘‘۔فرمایا کہ ’’مَرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔‘‘ فرمایا ’’دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔عیب کسی کا اُس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو‘‘۔(بیان کرنے سے یہ بھی مراد نہیں کہ عیب بیان کرنا چاہئے۔اس کی تشہیر کی اجازت مل گئی۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اصلاح کرنے والوں کو بھی اگر شکایت کرنی ہے تو پہلے اپنی کوشش اور دعا کر لو پھر شکایت کرو) آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’......ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو۔‘‘ (اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ عیب دیکھو اور اس کے حامی بن جاؤ کہ بڑا اچھا کیا۔اس میں عیب، نقص ہے اور کمزوریاں ہیں تو بہت اچھا ہے۔اس کا حامی نہیں بننا۔) ’’بلکہ یہ کہ (اس کی) اشاعت اور غیبت نہ کرو‘‘۔(اس عیب کو دیکھ کر نہ پھیلاؤ۔نہ لوگوں کے سامنے بتاؤ، نہ پیچھے بتاؤ۔) ’’کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آ گیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے‘‘۔آپ فرماتے ہیں کہ ’’شیخ سعدی کے دو شاگرد تھے۔ایک ان میں سے حقائق اور معارف بیان کیا کرتا تھا۔‘‘ (بڑا لائق تھا۔اس کو علم و فضل حاصل تھا۔بڑے حقائق اور معارف بیان کیا کرتا تھا) ’’دوسرا جلا بھنا کرتا تھا۔‘‘ (اس میں اتنی لیاقت نہیں تھی۔وہ اس پر جلتا بھنتا رہتا تھا یعنی ایک شاگرد تو بڑا ہوشیار تھا دوسرا کم ہوشیار اور جو کم تھا جیسا کہ میں نے کہا وہ ہوشیار کے علم پر جلتا کڑھتا رہتا تھا۔) ’’آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا کہ جب مَیں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے اور حسد کرتا ہے۔(اس پر) شیخ (سعدی) نے جواب دیا کہ ایک نے راہ دوزخ کی اختیار کی کہ حسد کیا۔‘‘ (ایک تو حسد کر کے دوزخ کے رستے پر چل پڑا) ’’اور تُو نے غیبت کی‘‘۔اب یہ بھی کوئی نیکی کی بات نہیں جو تو مجھے بتا رہا ہے۔غیبت کر کے تم بھی دوزخ کے رستے کی طرف چل پڑے۔پس دونوں ہی گنہگار ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس واقعہ کو بیان فرما کر فرماتے ہیں کہ ’’......یہ سلسلہ چل نہیں سکتا جب تک رحم، دعا، ستّاری اور مرحمہ آپس میں نہ ہو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 78 تا 79، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک طرف تو ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔دوسری طرف ہم اگر دنیا دار معاشرے کے زیر اثر آ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات اور احکامات کو اپنے پر لاگو کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تو ہم اپنے عہد کو پورا نہ کر کے گنہگار ہو رہے ہیں۔ہم وہ نہیں بن رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔آپ ہمیں کیا دیکھنا چاہتے ہیں؟ یہی کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم پیدا کریں۔ایک دوسرے کے لئے دعا کرنے والے ہوں۔ایک دوسرے کی ستّاری کرنے والے ہوں۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ: ’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں۔لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دُور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔‘‘ فرمایا کہ ’’کون سا ایسا عیب ہے جو کہ دُور نہیں ہو سکتا۔اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 77 تا 78، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور جب ہم اس طرح ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور بجائے ایک دوسرے کے عیب نکالنے اور دوسروں کی پردہ دری کرنے کے ایک دوسرے کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تو تبھی ہم وہ حقیقی جماعت بن سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنانا چاہتے ہیں اور یہی ایک حقیقی مسلمان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق حالت ہونی چاہئے اور یہی حالت ہے جو ہماری بخشش اور مغفرت اور ستاری کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عافیت میں آنے اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ایک دعا بھی سکھائی ہے جسے ہمیں کرتے رہنا چاہئے۔دعا یہ ہے کہ ’’اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔مولیٰ! میں تجھ سے دین و دنیا، مال اور گھر بار میں عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں۔اے اللہ میری کمزوریاں ڈھانپ دے اور مجھے میرے خوفوں سے امن دے۔اے اللہ! آگے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سے خود میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی مخفی مصیبت کا شکار ہوں۔‘‘ (سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث 5074)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اکتوبر 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

پس جب یہ دعا ہم اپنے لئے کریں تو دوسروں کیلئے بھی ایسے ہی جذبات رکھنے والے ہوں اور جب یہ حالت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پھر دعائیں قبول بھی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس کی رضا کو حاصل کرنے والے بنیں۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم ملک سلیم لطیف صاحب ایڈووکیٹ۔ صدر جماعت ننکانہ صاحب (پاکستان) کا ہے۔ یہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب کے بیٹے تھے۔ 70 سال ان کی عمر تھی۔ کل 30/مارچ 2017ء صبح تقریباً 9 بجے گھر سے اپنے بیٹے کے ہمراہ کچہری جاتے ہوئے راستہ میں ایک معاند احمدیت نے فائرنگ کرکے انہیں شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ شہید مرحوم کے والد مکرم محمد شفیع صاحب کے دو ماموں حضرت حافظ نبی بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت جمال دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ ان کا تعلق چک سعد اللہ نزد قادیان سے تھا۔ شہید مرحوم کے والد صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ پارٹیشن سے قبل ہی ننکانہ صاحب آ کر آباد ہو گئے۔ شہید مرحوم 1948ء میں ننکانہ صاحب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ننکانہ صاحب میں حاصل کی اور لاہور سے ایل۔ ایل۔ بی کرنے کے بعد 1967ء سے بحیثیت وکیل پریکٹس کا آغاز کیا۔ وقوعہ کے مطابق شہید مرحوم اپنے بیٹے محمد فرحان ایڈووکیٹ کے ہمراہ صبح 9 بجے کورٹ جانے کے لئے موٹر سائیکل پر روانہ ہوئے۔ ان کا بیٹا موٹر سائیکل چلا رہا تھا۔ وہاں ایک چوک بازار بیری والا ہے اس کے قریب جب یہ پہنچے تو ایک شخص نے ان کو رکنے کا اشارہ کیا۔ موڑ کی وجہ سے موٹر سائیکل پہلے ہی نسبتاً آہستہ تھی۔ اسی دوران مذکورہ شخص نے اپنی بندوق سے فائر کیا جو شہید مرحوم کے دائیں جانب پسلی میں لگا اور دوبارہ لوڈ کر کے پھر پُشت پر فائر کیا۔ شہید مرحوم موٹر سائیکل سے گر گئے۔ اس دوران حملہ آور نے بیٹے پر بھی فائر کیا جو بیٹے کو نہ لگا۔ اس کے بعد بھی مسلسل فائرنگ کی کوشش کرتا رہا۔ ان کا بیٹا جو وہاں موجود تھا وہ تو اونچی آواز میں کلمہ پڑھتا رہا لیکن لوگ جو قریب کھڑے تھے ان میں سے کسی نے آگے بڑھ کے روکنے کی کوشش نہیں کی تماشا دیکھتے رہے کیونکہ دوبارہ اس سے پھر گن لوڈ نہیں ہوئی اور فائر نہیں ہوئے تو اس پر حملہ آور فرار ہو گیا۔ لیکن اسی دوران میں زخمی حالت میں شہید مرحوم شہید ہو چکے تھے۔ شہید کے والد صاحب پارٹیشن کے وقت تحصیلدار کے ریڈر تھے جس کی بناء پر شہید مرحوم کے والد نے پارٹیشن کے بعد متعدد احمدی خاندانوں کو ننکانہ میں آباد کیا۔ ان کی بڑی مدد کی۔ ننکانہ کا ایک علاقہ احمدیوں سے آباد کیا جس کا نام کوچہ احمدیہ رکھا ہوا تھا۔ بہرحال بعد میں 1974ء میں جب جماعت کے خلاف وہاں قانون پاس ہوا تو مخالفین کے دباؤ پر اس کوچہ احمدیہ کا نام تبدیل کر کے پھر قذافی سٹریٹ رکھ دیا گیا۔ شہید مرحوم کو 1977ء سے تادم شہادت سوائے تین سال کے بحیثیت صدر جماعت ننکانہ صاحب خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ ملنساری اور مہمان نوازی اور خصوصاً مرکزی مہمانوں کی خدمت کے علاوہ غریبوں سے ہمدردی کا وصف نمایاں تھا۔ ہمیشہ ہر ایک کی مدد کو تیار رہتے۔ نمازوں کے پابند اور خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ نڈر اور دلیر انسان تھے۔ احباب جماعت کے ہمراہ انہیں بھی شدید مخالفانہ حالات کا سامنا رہا۔ 1989ء میں بیشتر احمدی گھرانوں کو مخالفین نے جلا دیا اور لوٹ لیا جس میں شہید مرحوم کا گھر بھی شامل تھا۔ ان تمام مخالفانہ حالات کے باوجود آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے اور مخالفین کا مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے۔ 2010ء میں مقامی احمدیہ مسجد کی تعمیر میں ان کو بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ شہید مرحوم کی اہلیہ محترمہ کو بھی لمبا عرصہ صدر لجنہ کی توفیق ملی۔ چند سال پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی۔ شہید مرحوم کے سسر ملک محمد دین صاحب مرحوم تھے جو معروف جماعتی مقدمہ ساہیوال میں نامزد تھے اور اسیری کے دوران ہی جیل میں وفات پا گئے تھے۔ شہید مرحوم کے پسماندگان میں دو بیٹے ملک محمد اویس جو سول جج لاہور ہیں اور محمد فرحان ایڈووکیٹ ہیں۔ یہ اس وقت وہاں خدام الاحمدیہ کے قائد بھی ہیں اور ایک بیٹی ڈاکٹر ثمرہ وقار صاحبہ ہیں جو لاہور میں ہیں۔ اور ان کے تین بھائی ہیں اور تین بہنیں ہیں۔ ایک بھائی ملک محمد نسیم صاحب یہیں لندن میں ہیں۔ شہید مرحوم کے والد صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی والدہ کی آپس میں رشتہ داری بھی تھی۔ شہید مرحوم اور ان کی فیملی کی خواہش کے پیش نظر ان کے آبائی علاقہ ساہیوال میں ان کی تدفین عمل میں آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلائے۔ نیکیوں میں آگے بڑھتا چلا جائے اور مخالفین احمدیت اور دشمنان کے بھی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

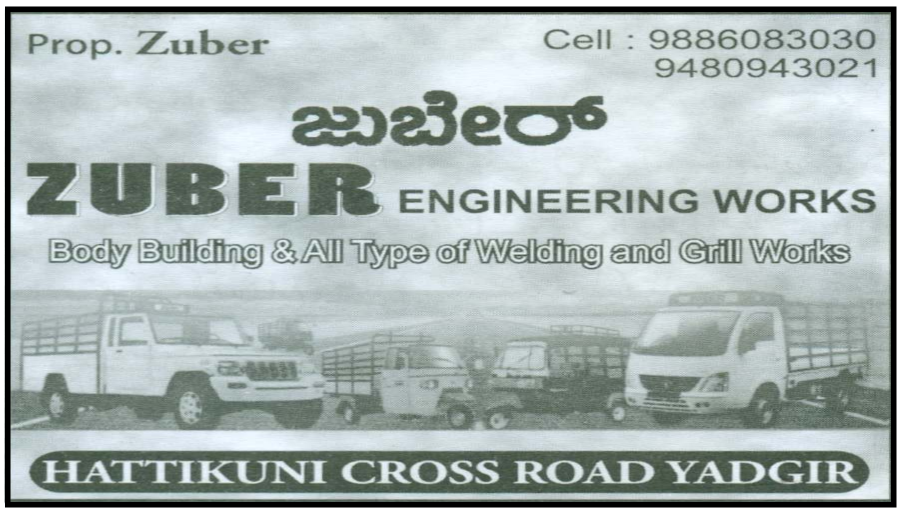

مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب
سابق صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ذکر خیر

افسوس! مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب سابق صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مورخہ 15/مارچ 2017 کو ستانوے سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/مارچ 2017 کو اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ غائب مکرم ومحترم مولانا حکیم محمد دین صاحب قادیان کا ہے جو محترم محمد عزیز الدین صاحب کے بیٹے تھے۔ 15/مارچ 2017ء کو ستانوے سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے دادا حضرت حکیم مولوی وزیر الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اور تین سو تیرہ صحابہ کی فہرست میں ان کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی دو کتب آئینہ کمالات اسلام اور ضمیمہ انجام آتھم میں درج فرمایا ہوا ہے۔ حضرت حکیم مولوی وزیر الدین صاحب کانگڑہ میں ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق 1905ء میں کانگڑہ میں جو خوفناک زلزلہ آیا تھا اس میں آپ اور مدرسے کے طلباء معجزانہ طور پر بچ گئے۔ حکیم محمد دین صاحب مرحوم جون 1920ء کو مکیریاں ضلع ہوشیارپور میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان لاہور سے اور انٹر کا امتحان قادیان سے پاس کیا۔ منشی فاضل کی ڈگری حاصل کی۔ دو سال طبیہ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ وہاں سے حکیم حاذق کی ڈگری حاصل کی۔ 1939ء سے 1944ء تک محکمہ ریلوے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کے طور پر کام کیا۔ پھر 1943ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر وقف زندگی کی درخواست دی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ ارشاد فرمایا کہ اپنا کام جاری رکھیں اور تبلیغ کرتے رہیں۔ لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبہ کو سن کر ان کی خواہش یہی تھی کہ وقف کریں اور باقاعدہ مبلغ کے طور پر کام کریں اور آخر پھر اسی خواہش کی وجہ سے اور مسلسل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو لکھتے رہنے کی وجہ سے ایک وقت آیا جب ان کو بطور مبلغ لے لیا گیا اور بمبئی میں ان کو مبلغ انچارج بنا دیا گیا۔ پہلے انہوں نے مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کے تحت معاون کے طور پر کام کیا۔ پھر خود ان کو مبلغ انچارج بنایا گیا۔ مجموعی طور پر 25 سال تبلیغ کے میدان میں خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ 1972ء کے آخر میں قادیان مرکز بلا لیا گیا۔ یہاں مدرسہ احمدیہ میں پہلے استاد مقرر ہوئے۔ پھر بارہ سال بطور ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ بحیثیت ناظم دارالقضاء، صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور ممبر اور پھر صدر مجلس کارپرداز کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ ناظم وقف جدید بھی بنائے گئے۔ اور 2011ء میں ان کو صدر صدر انجمن احمدیہ بنایا تھا اور 2014ء تک یہ صدر صدر انجمن احمدیہ کی خدمت بجالاتے رہے۔ اس لحاظ سے ان کا جو خدمت کا عرصہ ہے بہت وسیع ہے۔ کئی سالوں پر پھیلا ہوا ہے۔ ان کو حج بدل کے طور پر حج بیت اللہ کی بھی توفیق ملی۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی عمدہ کیا کرتے تھے۔ آواز بھی بڑی اونچی تھی۔ ان کی وصیت پہلے 1/10 تھی پھر انہوں نے 1/7 کی اور پھر 1/5 کے موصی تھے۔ بڑے بے نفس انسان تھے۔ بڑی عاجزی سے اور بے نفس ہو کر انہوں نے ہمیشہ خدمت کی۔ اپنے سے بہت جونیئر کے بھی ماتحت رہے تو کامل اطاعت کے ساتھ انہوں نے اپنے جونیئر مربیان کے تحت بھی کام کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ انکی اولاد اس وقت تین بیٹیاں پاکستان میں ہیں۔ تین بھارت میں ہی ہیں۔ دو بیٹے ہیں جو جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وفا اور اخلاص سے اپنے عہد بیعت کو نبھانے اور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔'' (خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ)

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 16/مارچ 2017 کو جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب قادیان نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ بعد تدفین مکرم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین۔ (ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

''خدا کی قسم''

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرمہ جمیلہ احمد جملول صاحبہ (1)

مکرمہ جمیلہ احمد صاحبہ کی بیعت کی کہانی ہماری ایک مخلص وقدیم احمدی بہن مکرمہ ایمان صبری صاحبہ نے ہمیں ارسال کرتے ہوئے اس پر اپنا ایک تبصرہ بھی لکھا ہے جونہایت اہم ہے اس لئے ہم مکرمہ جمیلہ صاحبہ کی کہانی کی ابتدا اسی تبصرہ سے کرتے ہیں۔

تمہید

مکرمہ ایمان صبری صاحبہ لکھتی ہیں: یہ ایک ایسی عورت کی کہانی ہے جس کی ہمارے آج کے معاشرے میں مثال ملنا مشکل ہے۔ یہ ایک صابرہ مومنہ اور مخلصہ عورت کی کہانی ہے جو دس بچوں کی ماں ہے، جس نے اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے بہت ظلم سہے۔ اس کی شادی ایک ایسے شخص سے ہوئی جو بظاہر تو انسان تھا لیکن حقیقت میں وحشیانہ صفات کا مالک تھا کیونکہ وہ جب غصہ میں آتا تو اپنے بچوں کو ایسے مارتا جیسے کوئی حیوان یا بے ضمیر اور بے حس انسان ہو۔ غصہ فرو ہونے کے بعد بھی اسے کبھی اپنے وحشیانہ مظالم پر ندامت نہ ہوتی، الغرض یہ شخص انسانیت کی معمولی قدروں سے بھی عاری تھا۔ اس نے اپنی جہالت کی بناء پر اپنے بچوں کے سکول میں داخلہ پر پابندی لگائی ہوئی تھی۔ لیکن چونکہ جمیلہ صاحبہ میٹرک پاس تھیں اور تعلیم کی قدر جانتی تھیں اس لئے اس نے گھر میں ہی اپنے بچوں کو پڑھانے کا سلسلہ شروع کیا، انہیں قرآن کریم کی تلاوت اور نماز کا طریق سکھایا۔ اب جبکہ اس شخص کے بعض بچے کام کی عمر کو پہنچ گئے ہیں تو یہ اپنی جہالت کے باعث انہیں ملازمت کرنے سے بھی روکتا ہے حالانکہ ان کے مالی حالات اچھے نہیں ہیں لیکن باپ کی ہٹ دھرمی ہے کہ اس نے ہر اچھی بات کی مخالفت کرنی ہے۔

میں نے یہ باتیں خود دیکھ کر اس لئے لکھی ہیں کیونکہ مکرمہ جمیلہ صاحبہ نے اپنی کہانی میں اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ ہمارا اس خاندان سے رابطہ ہوا اور ہم نے جنگ کی صورتحال میں گھر وغیرہ ڈھونڈنے میں ان کی مدد کی۔ مکرمہ جمیلہ صاحبہ کے قبول احمدیت کے فیصلہ نے بھی ان کے خاوند کے غضب کو بھڑکایا اور اس نے انہیں تختۂ مشقِ ستم بنائے رکھا۔ لیکن یہ اللہ کی بندی سب کچھ برداشت کرتے ہوئے آج بھی صبر اور رضا کے ساتھ ایک مضبوط چٹان کی مانند اپنے موقف پر ڈٹی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے خاوند کو ہدایت دے اور اس کی مشکلات آسان فرمائے۔ آمین۔

مشاغل اور تأمّلات

اس تمہید کے بعد اب ہم مکرمہ جمیلہ احمد جملول صاحبہ کے احمدیت کی طرف سفر کا احوال ان کی ہی زبانی تحریر کرتے ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ: میرا تعلق ایک معتدل سنّی خاندان سے ہے۔ میرے والد صاحب تبلیغی جوش رکھتے تھے اور اس وقت کی میسر دینی کتب ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ مجھے بھی کتب کے مطالعہ کا شوق تھا اور تفسیر قرآن، آثار قیامت وامام مہدی اور دجال وغیرہ کے بارہ میں کتب کا مطالعہ میرا بہترین مشغلہ تھا۔ ان کتب کے مطالعہ کے بعد میں سوچتی تھی کہ امام مہدی خونی کیونکر ہوسکتا ہے؟ اس نے تو ظلم اور ناانصافی ختم کرنے کے لئے آنا ہے، پھر اگر خود ہی اس نے تلوار سونت لی تو اس سے ظلم بڑھے گا۔ نیز دجّال کی صفات کے بارہ میں پڑھ کر سوچتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسے گمبھیر ابتلا میں کس لئے ڈالے گا۔ میں اس بارہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ بات کرتی تو ان کی طرف سے یہی جواب ملتا کہ خدا کا یہی ارادہ ہے اور اس پر اعتراض کرنا جہالت ہے۔ لیکن ایسے جوابوں سے میری تسلی نہ ہوتی۔

صوفیانہ خلوت

شادی کے بعد مَیں سعودی عرب چلی گئی جہاں میرا رجحان صوفی ازم کی طرف ہوگیا اور حضرت عبدالقادر جیلانی کی تالیفات مجھے بہت پسند آئیں۔ مجھے ان کے بیان کردہ طریق خلوت پر عمل کر کے کسی قدر سکون ملتا اور روحانیت کا احساس ہوتا۔ اس کا طریق یہ تھا کہ سو سو مرتبہ سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑھنے کے بعد ایک ایک ہزار بار درود شریف اور استغفار کیا جاتا تھا۔

ایک چاند اور پانچ ستارے

انہی خلوت کے ایام میں ایک رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک چاند نما بہت بڑا ستارہ زمین پر نازل ہوا ہے اور زمین پر چل پھر رہا ہے اور پھر چھت کے راستے وہ ہمارے گھر میں بھی داخل ہوجاتا ہے۔ میں خائف اور حیران ہوتی ہوں اور اسی عالم میں میری آنکھ کھل گئی۔

چند روز بعد ہی میں نے ایک اور خواب میں پانچ مزید ستارے دیکھے کہ وہ قطار بنائے زمین پر چل رہے تھے۔ لیکن وہ پہلے والے ستارے سے حجم میں چھوٹے تھے۔

(گو مکرمہ جمیلہ صاحبہ نے اس رؤیا کی کوئی تعبیر نہیں لکھی لیکن یہ رؤیا نہایت واضح تھا۔ چاند نما ستارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف جبکہ دیگر پانچ ستارے خلفاء کی طرف اشارہ کررہے تھے۔ عجیب بات یہ ہے کہ خلافت جوبلی کے موقع پر ایکسل سنٹر لندن میں ہونے والے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی عظیم خطاب کے وقت سٹیج پر لگائے گئے بڑے بینر پر بھی یہی Theme نظر آرہا تھا۔ ندیم)

جادو اور جن

مکرمہ جمیلہ صاحبہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہم یمن واپس آگئے جہاں ہمارا میاں بیوی کا باہمی اختلاف بڑھ گیا اور میں اپنے اہل خانہ کے پاس آگئی جنہوں نے مجھے اس وہم میں مبتلا کرنا شروع کردیا کہ میرے اور میرے خاوند کے مابین جدائی ڈالنے کے لئے مجھ پر جادو کیا گیا ہے۔ اس مزعومہ جادو کو توڑنے یا اس کا علاج کرانے کے لئے مجھے مختلف مولوی حضرات کے پاس لے جایا جانے لگا اور جب میں نے جانے سے انکار کیا تو میری والدہ صاحبہ کہنے لگیں کہ تم پر جنّوں کا بھی سایہ ہے جو تمہیں اس علاج سے روک رہے ہیں کیونکہ اس علاج کے بعد انہیں تمہارا جسم چھوڑنا پڑے گا۔ مولوی حضرات کے پاس جانے سے میری گھٹن میں مزید اضافہ ہوجاتا جبکہ تلاوتِ قرآن کریم سے مجھے راحت وسکون ملتا۔

امیدِ رحمتِ باری

ایک رات میں نے دو نفل ادا کئے اور ان میں رو رو کر دعا کی کہ خدایا میری یہ تکلیف دور فرمادے۔ اس رات سوئی تو خواب میں دیکھا کہ بہت سے بادل میرے گھر کے اندر داخل ہوگئے ہیں اور میں ان کو پکڑ پکڑ کر اپنے چہرہ اور جسم پر مل رہی ہوں۔ یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہوں۔ میں نے کچھ بادل اپنے خاوند کے چہرہ پر ملنے کے لئے بھی اکٹھے کر لئے اور اسے بلاتے ہوئے کہا کہ جلدی آؤ کہیں یہ غائب نہ ہوجائیں۔ لیکن افسوس کہ وہ نہ آئے۔

میں جب جاگی تو بہت خوش تھی اور خدا کے فضل اور نعمتیں پانے کے لئے پُر امید تھی۔ چنانچہ میں نے اپنے خاوند سے صلح کر لی اور اپنے گھر لوٹ آئی۔ گو میرے خاوند کی طرف سے ایذا دہی اور تعذیب کا سلسلہ جاری رہا لیکن مذکورہ رؤیا کے بعد بہت حد تک میری تسکین ہوگئی۔ میرا دل خلوت اور عبادت کی طرف مائل ہوتا تھا لیکن مجھے گھر کے کام، بچوں کی تعلیم اور خاوند کے جھگڑوں سے ہی فرصت نہ ملتی تھی۔

ظہورِ مہدی

یہ 2010ء کی بات ہے۔ ایک روز میرا خاوند ٹی وی پر چینل بدل رہا تھا کہ ایم ٹی اے لگ گیا اور اس پر اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر آرہی تھی۔ اس نے مجھے بلا کر کہا کہ دیکھو یہ شیعوں کا امام مہدی غار سے نکل آیا ہے۔ میں نے جب پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو صداقت مجھے آپ کے چہرے سے جھلکتی ہوئی نظر آئی، چنانچہ میں نے اس چینل کا نمبر یاد کرلیا اور یہاں سے میرے احمدیت کی طرف سفر کا آغاز ہوا۔

میں جب بھی ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھتی تو آپ کے چہرۂ مبارک پر صداقت کے آثار نمایاں پاتی اور آپ کا کلام سن کر میرا بدن لرزنے لگتا اور میں کہتی کہ یہ کسی عام آدمی کا کلام نہیں ہے۔ میرا تجسس بڑھا اور مزید جاننے کی خواہش میں میں دن رات ایم ٹی اے دیکھنے لگی۔ امام مہدی کا موضوع میرے لئے بہت اہمیت کا حامل تھا اور یہ بات میری سوچ اور عقل پر سوار تھی کہ کیسے امام مہدی 125 سال قبل آئے اور چلے بھی گئے۔ اب ہم ان پر ایمان کیسے لا سکتے ہیں؟ اور ان کی پیروی کیسے کر سکتے ہیں جبکہ وہ تو اس دنیا میں موجود بھی نہیں ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ امام مہدیؑ کے بعد خلافت کا مضمون میری نظر سے غائب تھا۔

ایک روز میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ امام مہدی کو ظاہر ہوئے سوا سو سال گزر گیا۔ اس نے فوراً کہا کہ یہ شیعوں کا دعویٰ ہے کہ وہ ظاہر ہو چکا ہے اس لئے ان کی باتوں پر نہ جاؤ۔ اصل امام مہدی تو ابھی پیدا بھی نہیں ہوا۔

مجھے اپنے خاوند کی بات سے اتفاق نہ تھا لیکن میں اس کے ساتھ بحثوں میں نہیں پڑنا چاہتی تھی اس لئے اس کی بات کا جواب نہ دیا اور ایم ٹی اے دیکھنا نہ چھوڑا۔

دجّال اور جنّوں کی حقیقت

پھر ایک روز میں نے ایم ٹی اے پر دجال کے بارہ میں ایک پروگرام دیکھا، اس میں دجال کی علامتوں کی ایسی معقول تشریح کی گئی تھی کہ میں بہت جلد اس کی قائل ہوگئی۔ میں نے کہا کہ امام مہدی کے بارہ میں مزید جاننے کے لئے سب سے بہتر وسیلہ یہی چینل ہے۔ شاید کبھی اس چینل پر امام مہدی پر ایمان لانے کے بارہ میں بھی وضاحت مل جائے نیز یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کب نزول فرمائیں گے؟ کچھ روز دیکھنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ یہ امام مہدی ہی عیسیٰ علیہ السلام بھی ہے۔ یہ میرے لئے نئی بات تھی اور مجھے اس کی حقیقت جاننے کی لَو سی لگ گئی تھی۔ چنانچہ میں نے پروگرام الحوار المباشر دیکھنا شروع کیا۔ ان دنوں میں جنّوں کے بارہ میں پروگرام پیش کئے جارہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ یہ لوگ جنّوں کے اس مفہوم کا انکار کررہے تھے جو ہمارے معاشرے میں عام تھا۔ میں نے حیران ہوکر کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ پھر یہ جنوں کے وجود کا انکار کیونکر کرسکتے ہیں؟ گو مجھے ان کی بات سے اتفاق نہ تھا لیکن پھر بھی ان پروگرام کرنے والوں کے چہروں سے مترشح ہونے والا صدق، ان کا طرزِ کلام اور مخالفین کے ساتھ بات کرتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ مجھے یہ ماننے پر مجبور کررہا تھا کہ ان کا موقف ہی درست ہوگا اور یہاں پر شاید میری سمجھ کا قصور ہوگا لہٰذا مجھے مزید غور وفکر کرنا چاہئے اور اس پروگرام کو مزید توجہ سے دیکھنا چاہئے۔ مجھے بار بار یہی احساس ہوتا تھا کہ یہ لوگ سچے ہیں اور اس بات کے حریص ہیں کہ لوگ ان کی بات سمجھ جائیں۔ میں نے مطمئن ہوکر اپنے والد صاحب اور بہنوں وبھائیوں اور اپنے ہمسایوں سے کہا کہ اس چینل والوں کے بقول امام مہدی آچکا ہے چنانچہ یہ لوگ اس پر ایمان لانے کے لئے سب کو بلا رہے ہیں۔

میرے والد صاحب تو خاموشی سے چینل دیکھتے رہے اور بعض باتوں کے قائل بھی ہوگئے جبکہ بعض کا انکار کردیا، لیکن میرے بھائیوں نے مجھے بہت ڈرایا کہ یہ لوگ نیا دین گھڑ لائے ہیں اس لئے اس چینل کو دیکھنا بھی جائز نہیں۔ لیکن مجھ پر ان کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ میرے دل میں یہ بات راسخ ہوچکی تھی کہ یہ لوگ سچے ہیں اور اگر کسی بات کی مجھے سمجھ نہیں آرہی تو کسی نہ کسی پروگرام میں اس کی وضاحت ہوجائے گی۔

پھر اس کے بعد عرب سپرنگ شروع ہوگئی اور ہر شے کا ہی بحران شروع ہوگیا، سخت گرمی میں بجلی تقریبًا ناپید ہوگئی جس کی وجہ سے میں ایم ٹی اے سے منقطع ہوکر رہ گئی۔

پھر خرابیٔ حالات کی وجہ سے ہمیں دوسرے شہر میں منتقل ہونا پڑا جہاں پر میں ایسے تجربات سے گزری جس سے احمدیت کی صداقت میرے لئے پہلے سے مزید واضح ہوگئی۔ اس دوسرے شہر میں ہم نے وقتی طور پر چند روز کے لئے ایک ایسے گھر میں قیام کیا جو کافی عرصہ سے خالی پڑا ہوا تھا، جہاں نہ بجلی نہ پانی کی موٹر تھی، جبکہ ان دنوں میں میرے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش بھی متوقع تھی۔ جہاں میں حالات کی سختی سے پریشان تھی وہاں اس بات کا بھی غم تھا کہ میں جماعت اور اس کے چینل سے منقطع ہوکر رہ گئی ہوں۔ چونکہ یہ گھر دور دراز مقام پر تھا اور کافی عرصہ سے خالی پڑا تھا اس لئے میرے خاوند کو اس کے بارہ میں وساوس نے گھیر لیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اس گھر میں مجھے بعض تصویریں نظر آتی ہیں، بعض ہیولے چلتے پھرتے نظر آتے ہیں، اور عجیب وغریب آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ کبھی کبھی وہ مجھے کہتا کہ وہ دیکھو ایک ہیولا جارہا ہے۔ میں غور سے اسے دیکھنے کی کوشش کرتی لیکن مجھے کچھ نظر نہ آتا۔ اگر میں نے بھی ایم ٹی اے پر یہ نہ سنا ہوتا کہ ایسے جنّوں کا وجود نہیں ہے تو شاید میں بھی اپنے خاوند کے ساتھ خوف کا شکار ہوجاتی اور پھر نہ جانے مجھے بھی کیا کیا نظر آتا۔ لیکن الحمدللہ کہ میں آیۃ الکرسی اور معوذات پڑھ لیتی تھی اور مجھے کوئی خوف لاحق نہ ہوتا۔

............(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24/فروری 2017)

......☆......☆......☆......

اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہو کر ہم اس کے حکموں پر نہیں چلیں گے تو اپنا نقصان کریں گے
شیطان انسان کو تباہی کے گڑھے میں گرائے گا، پس اگر اس کے حملے سے بچنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ضروری ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13؍جنوری 2017 بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے آیت کریمہ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ (الحج:79) کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مذہب ان کی آزادی کو سلب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین کی تعلیم میں تم پر کوئی بھی تنگی نہیں۔ شریعت کی غرض تو انسان کے بوجھوں کو کم کرنا اور ہر قسم کے مصائب سے بچانا ہے۔ دین اسلام میں کوئی بھی ایسا حکم نہیں جو تمہیں مشکل میں ڈالے بلکہ ہر حکم رحمت اور برکت کا باعث ہے۔

سوال اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہیں کریں گے تو ہمیں کیا نقصان ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہو کر ہم اس کے حکموں پر نہیں چلیں گے تو اپنا نقصان کریں گے۔ شیطان انسان کو تباہی کے گڑھے میں گرائے گا۔ پس اگر اس کے حملے سے بچنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ضروری ہے۔

سوال حضور انور نے ایک بچی کے اس سوال کا کیا جواب دیا کہ کیوں ہم یورپ کی آزاد لڑکیوں جیسا لباس نہیں پہن سکتیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ پس حیادار لباس اور پردہ ہمارے ایمان کو بچانے کے لئے ضروری ہے۔

سوال ایک احمدی جس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہے وہ اپنے اس عہد کو کس طرح پورا کر سکتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جس نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے، اس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اور یہ مقدم رکھنا اُسی وقت ہوگا جب دین کی تعلیم کے مطابق عمل کریں گے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے دنیا میں پھیل رہی بے پردگی اور بے حیائی کے متعلق کیا تشویش ظاہر فرمائی تھی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصّہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق وفجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔

سوال پردہ کے ضروری یا غیر ضروری ہونے کی بحث کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے کیا اہم اصول بیان فرمایا؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: اگر مَردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اُس وقت اِس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔

سوال حضور انور نے ہر احمدی لڑکے لڑکی مرد اور عورت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی لڑکی لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ یہ سوال یا اس بات پر احساس کمتری کا خیال کہ پردہ کیوں ضروری ہے؟ خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بچی کے اس سوال کا کیا جواب دیا کہ ’’بینک میں اگر پردہ پر پابندی ہو تو کیا میں وہاں نوکری کر سکتی ہوں‘‘؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بینک کی نوکری کوئی ایسی نوکری نہیں ہے جس سے انسانیت کی خدمت ہو رہی ہو۔ اس کے لئے حجاب اتارنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جبکہ نوکری بھی ایسی جس میں لڑکی روزمرّہ کے لباس اور میک اَپ میں ہو، کوئی خاص لباس وہاں نہیں پہنا جانا۔

سوال حضور انور نے حیا کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حیا کیلئے حیادار لباس ضروری ہے۔ اگر پردہ میں نرمی کریں گے تو پھر اپنے حیادار لباس میں بھی کئی عذر کر کے تبدیلیاں پیدا کر لیں گی اور پھر اس معاشرے میں رنگین ہو جائیں گی جہاں پہلے ہی بے حیائی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

سوال اسکولوں میں ہونے والی مکس سوئمنگ کے متعلق حضور انور نے کیا ہدایت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چھوٹے بچے بچیاں پورا لباس پہن کر یعنی جو سوئمنگ کا لباس پورا ہوتا ہے وہ پہن کر سوئمنگ کریں تا کہ ان کو احساس پیدا ہو کہ ہم نے بھی حیادار لباس رکھنا ہے۔ ماں باپ بھی بچوں کو سمجھائیں کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی علیحدہ سوئمنگ ہونی چاہئے۔

سوال اسلام مخالف قوتیں اسلام کے خلاف کیا سازشیں کر رہی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسلام مخالف قوتیں اس کوشش میں ہیں کہ مذہب کو آزادیٔ اظہار کے نام پر ایسے طریقے سے ختم کیا جائے کہ ان پر کوئی الزام نہ آئے کہ دیکھو ہم زبردستی مذہب کو ختم کر رہے ہیں اور یہ ہمدرد سمجھے جائیں۔ شیطان کی طرح میٹھے انداز میں مذہب پر حملے ہوں۔

سوال ان سازشوں کے مقابل پر حضور انور نے ہمیں کن باتوں پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے سپرد ہے۔ ہم نے لڑائی نہیں کرنی۔ حکمت سے معاملہ کرنا ہے۔ اگر آج ہم ان کی ایک بات مانیں گے تو آہستہ آہستہ ہماری بہت سی تعلیمات پر پابندیاں لگ جائیں گی۔ ہمیں دعاؤں پر بھی زور دینا چاہئے اور بغیر کسی احساس کمتری کے اپنی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سوال اسلامی تعلیمات میں حسب ضرورت نرمی کے پہلوؤں کی کیا مثالیں حضور انور نے بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسلامی تعلیمات میں حسب ضرورت نرمی کے پہلو بھی ہیں۔ مریض کے لئے پردہ کی کوئی سختی نہیں۔ انسانی جان بچانا اور تکلیف سے نکالنا اصل مقصد ہے۔ مجبوری میں مُردار اور سؤر کا گوشت کھانے کی بھی اجازت ہے۔ دوائیوں میں الکحل بھی استعمال ہو جاتا ہے۔

سوال حضور انور نے دنیا بھر میں رہنے والے احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کو ملک سے وفا اور ملک کی خاطر قربانی اور ملک کی کسی بھی شکل میں ترقی کیلئے اعلیٰ مقام پر پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جب یہ ہوگا تو شیطانی قوتوں کے منہ بند ہو جائیں گے کہ یہ مسلمان وہ ہیں جو ملک وقوم کی بہتری کے حقیقی معیاروں کی طرف لے جانے والے ہیں نہ کہ ملک کے خلاف کچھ کرنے والے۔

سوال حضور انور نے احباب جماعت کو شیطانی حملوں سے بچنے کیلئے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شیطان ہر طرف سے پُرزور حملے کر رہا ہے۔ اگر ہم نے مذہبی اقدار کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہم دوسروں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہوں گے کہ ہم نے حق کو سمجھا پھر بھی عمل نہ کیا۔

سوال پردہ کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا اسلامی تعلیم بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پردہ صرف عورتوں کے لئے نہیں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو پہلے کہا کہ غضّ بصر سے کام لو۔ عورتوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھنا، ان میں مِکس اَپ ہونا، گندی فلمیں دیکھنا، نامحرموں سے فیس بُک پر یا کسی اور ذریعہ سے چَیٹ وغیرہ کرنا، یہ چیزیں پاکیزہ نہیں رہتیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غضِّ بصر کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غَضِّ بصر کہتے ہیں۔ اس تمدّنی زندگی میں غَضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آ جائے گی اور اس کی تمدّنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وہ خُلق ہے جس کو اِحصان اور عفّت کہتے ہیں۔

سوال جرمنی میں حضور انور کا خواتین سے خطاب سننے کے بعد ایک جرمن خاتون نے کیا تاثرات بیان کیے؟

جواب خاتون نے کہا کہ پہلے مَیں سمجھتی تھی کہ اسلام عورتوں کے حقوق غصب کرتا ہے لیکن آج آپ کی باتیں سن کر مجھے پتا چلا کہ اسلام عورتوں کے حقوق اور اس کی عزت اور اس کا احترام زیادہ باریکی میں جا کر بیان کرتا ہے۔

سوال پردہ پر ہونے والے اعتراضات کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا جواب دیا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد وعورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکُشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اُس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔

سوال پردہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

سوال بعض عورتیں جو یہ کہتی ہیں کہ اگر چہرہ ڈھانک لیں تو میک اپ خراب ہوتا ہے تو پردہ کس طرح کریں۔ اس کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اوّل تو میک اَپ نہ کریں تو پھر یہ پردہ، کم از کم پردہ ہے کہ چہرہ، ہونٹ ننگے ہو سکتے ہیں۔ باقی چہرہ ڈھانکا ہو اور اگر میک اَپ کرنا ہے تو بہر حال ڈھانکنا ہوگا۔ ان کو سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر چلتے ہوئے اپنی زینت کو چھپانا ہے یا دنیا کو اپنی خوبصورتی اور اپنا میک اَپ دکھانا ہے۔

سوال جن کے سامنے زینت ظاہر کی جا سکتی ہے وہ کون لوگ ہیں اور اس کا کیا معیار حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قریبی رشتہ دار، بہن بھائی، خاوند، باپ، ماں، ان کے بچے ہیں۔ ان سے پردہ نہیں ہے۔ میک اَپ وغیرہ ان کے سامنے ہو سکتا ہے اس کے علاوہ نہیں۔ اور یہ زینت بھی وہ ہے جو خود بخود ظاہر ہوتی ہو جیسے شکل، قد کاٹھ وغیرہ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے سامنے گھر میں تنگ جِین اور بلاؤز پہن کے پھر رہی ہوں۔ یہ پردہ مَحرم رشتہ داروں کے لئے بھی ہے۔

سوال مربیان اور ان کی بیویوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مَیں مربّیان اور ان کی بیویوں سے کہوں گا کہ وہ بھی اپنے لباس اور اپنی نظروں میں بہت زیادہ احتیاط کریں۔ ان کے نمونے جماعت دیکھتی ہے۔ مربی اور مبلغ کی بیوی بھی مربی ہوتی ہے اور اس کو اپنی ہر معاملے میں اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک مرتبہ پھر سے ملاقات کرنا میرے لئے نہایت عزت اور خوشی کا مقام ہے۔ میری وزارت عظمیٰ کے دَور میں جماعت احمدیہ ہمارے اُن بہترین ساتھیوں میں سے تھی جن کے ساتھ ہم نے مل کر کام کیا۔ جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بحیثیت کاروباری افراد، بحیثیت پیشہ ور افراد اور بحیثیت دیگر محنتی ورکرز ہماری اقتصادیات میں قابل ذکر حصہ ڈالا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ نے ہمارے معاشرہ کے تقریباً ہر پہلو میں ایک فعال کردار ادا کیا ہے۔ دنیا بھر میں آپ جیسی جماعتوں کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کے لوگ باقی دنیا کی طرح کینیڈا میں بھی اخوت اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسلام کے حقیقی اصولوں کے لئے کمال محنت کے ساتھ کام کرنے کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ لوگوں نے اس ملک کے لئے جو کچھ کیا ہے اس پر بھی آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جِنِسِس سنٹر کیلگری کینیڈا میں منعقد پیس سمپوزیم میں کینیڈا کے سابق وزیر اعظم سٹیفن ہارپر کا ایڈریس

تیسری جنگ عظیم کے بادل دن بدن گھنے ہو رہے ہیں

❁ قرآن کہتا ہے کہ مسلمان دوسروں سے محبت کریں اور اس کے پیچھے کسی بدلہ کی خواہش نہ ہو جیسا کہ ایک ماں اپنے بچہ کو بے نفس ہو کر پیار کرتی ہے۔ ❁ مسلمانوں کی اکثریت اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات کو بھلا بیٹھی ہے اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ناکام ہو رہی ہے۔ عدل و انصاف کا مظاہرہ کرنے کی بجائے ان کے ہر فعل کے پیچھے طاقت کی ہوس اور لالچ ہوتی ہے۔ ❁ عموماً یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام دہشتگردی کو فروغ دیتا ہے لیکن اس قسم کے تمام اعتراضات محض اسلامی تعلیمات کے بارہ میں کم علمی اور کم فہمی کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔ اسلام تو معاشرے کی ہر سطح پر امن کی بنیاد قائم کرتا ہے۔ ❁ قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے بڑے سے بڑے دشمن کے ساتھ انصاف کے ساتھ کارروائی کرے اور اس کی دشمنی یا حسد اُسے انتقام لینے پر مجبور نہ کرے۔ ❁ قرآن کریم نے مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت اس لئے نہیں دی کہ وہ اسلام کا دفاع کر سکیں بلکہ یہ اجازت تمام مذاہب اور تمام عبادتگاہوں کی حفاظت کے لئے دی گئی خواہ وہ کلیسا ہوں، مندر ہوں، گرجا گھر ہوں، مسجدیں ہوں یا کوئی بھی عبادتگاہ ہو۔ ❁ اسلامی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ جہاں بھی یہ دفاعی جنگیں ہوئیں وہاں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنگوں کے نہایت سخت اصول وضع کئے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مسلمان فوجیں کسی قسم کا ظلم نہ کریں۔ ❁ اگر آج کل کے مسلمان مظالم ڈھا رہے ہیں اور ناقابل بیان حرکتیں کر رہے ہیں تو یہ لوگ اسلام کی اصل تعلیمات کی ہتک کر رہے ہیں۔ ❁ تیسری جنگ عظیم کے بادل دن بدن گھنے ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور دانش عطا فرمائے جو جنگ و جدل کو فروغ دے رہے ہیں اور قبل اس کے کہ بہت دیر ہو جائے اللہ تعالیٰ انہیں ان کی حرکتوں کے نتائج سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے دنیا کے لوگ اپنے خالق کو پہچانیں اور قیامِ امن کے لئے جدوجہد کی اہمیت سمجھیں اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا احساس کریں۔

پیس سمپوزیم کیلگری (کینیڈا) میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

خلیفہ کی شخصیت بہت ہی بارُعب اور لیڈرشپ جرأت مندانہ ہے

☆ خلیفۃ المسیح نے ہمیشہ اسلام کا پُرامن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے اور آج شام بھی یہی کیا۔ یہ ایک عظیم الشان پیغام ہے جو ان کی جماعت کے تمام ممبران کا عکس بھی ہے۔ خلیفہ کے ریمارکس بہت ہی ضروری اور اہم ہیں اور ہر ایک کو ان کو سننے کی ضرورت ہے۔ خلیفہ نے دنیا کے مسائل خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے موضوع پر نہایت پُرحکمت روشنی ڈالی۔ یہ بہت ہی مشکل امر تھا لیکن انہوں نے بڑی ہی دانشمندی کے ساتھ اس پر بحث کی۔ میں اُن تمام لوگوں کو اس بات کی تلقین کروں گا جنہوں نے حضور کا خطاب نہیں سنا تو وہ ضرور اسے سنیں۔ (کینیڈا کے سابق وزیر اعظم سٹیفن ہارپر صاحب)

☆ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت مؤثر تھا اور اپنے اندر ایک رُعب لئے ہوئے تھا جس میں انہوں نے اسلام کی اصل تصویر دکھائی۔ خلیفہ کی شخصیت بہت ہی بارعب ہے اور جرأت مندانہ لیڈرشپ ہے جو کھل کے دنیا کو حقائق سے آگاہ کر رہی ہے۔ میں ان کی بارعب شخصیت کو دیکھ کر گنگ سا ہو گیا تھا۔ (کیلگری کی Legislative اسمبلی کے ممبر Bob Gill صاحب)

☆ خلیفہ نے مجھ پر واضح کر دیا ہے کہ اسلامی تعلیمات حکمت سے پُر ہیں۔ 'اسلام' انسانی فطرت سے مطابقت رکھنے والا مذہب ہے اور اس کی تعلیمات میں عیسائیت کی نسبت زیادہ حکمت نظر آتی ہے۔ میرا ذاتی خیال یہی ہے کہ ہر وقت مار کھانے کیلئے تیار رہنے میں کوئی حکمت نہیں۔ ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان کو اپنا دفاع کرنا پڑتا ہے۔ (تقریب میں شامل کونسلر ShabotAndre صاحب)

☆ خلیفہ کی باتیں سیدھی میرے دل کو جا کر لگیں بالخصوص جب انہوں نے عالمی تعلقات کے حوالہ سے بات کی۔ انہوں نے قرآن کریم کے حوالے دے کر ثابت کیا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور مسلمانوں کو ہر حال میں صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ (کیلگری پولیس کے ایک آفیسر Bob Richie)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن کر مہمانان کرام کے تأثرات

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 11 نومبر 2016 کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خطبہ جمعہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ میں کیلگری جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں ٹورانٹو، سسکاٹون، ایڈمنٹن، وینکوور، ریجائنا، لائیڈ منسٹر اور بعض دیگر جماعتوں سے احباب جماعت بڑے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ اسی طرح امریکہ کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت اور فیملیز ہزاروں میل کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے پہنچے تھے۔ سیاٹل (Seattle) سے آنے والی بعض فیملیز بارہ گھنٹے کا سفر طے کر کے کیلگری پہنچی تھیں۔ لاس اینجلز اور کیلیفورنیا کے دوسرے علاقوں سے آنے والے احباب دو سے تین گھنٹہ کا سفر بذریعہ جہاز طے کر کے جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔ Texas سے آنے والے احباب بذریعہ جہاز چار گھنٹے کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ اسی طرح Maryland سے آنے والے بھی چار گھنٹے کا سفر بذریعہ جہاز طے کر کے پہنچے تھے۔ مسجد بیت النور اور اس کی دونوں Lobbies اور ملٹی پرپز ہال اور اس کمپلیکس کی تمام جگہیں اور باہر لگی ہوئی مارکیز نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ چار ہزار سے زائد لوگ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہو رہا تھا۔ خطبہ کے لئے Live Stream کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر تیس منٹ پر مسجد بیت النور میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ **(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ اخبار بدر کے شمارہ نمبر 48 مورخہ 1 دسمبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے)** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر تیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پیس سمپوزیم کا انعقاد

آج پروگرام کے مطابق "Genesis" سنٹر

کیلگری‘‘ میں پیس سمپوزیم اانعقاد ہو رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بجکر دس منٹ پر مسجد بیت النور سے Genesis سنٹر کے لئے روانہ ہوئے اور پانچ بجکر بیس منٹ پر یہاں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے بعض منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور کیلگری کے میئر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔ اس موقع پر میڈیا اور پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

ایک مہمان نے وزیر اعظم کینیڈا سے ملاقات کے حوالہ سے بات کی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصراً اس ملاقات کے حوالہ سے بتایا۔ ایک خاتون مہمان نے York یونیورسٹی ٹورانٹو میں حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے ذکر کیا اور بتایا کہ میں اس سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مہمانوں سے یہ ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد کینیڈا کے سابق وزیر اعظم آنریبل Stephen Harper نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف کینیڈا کے بائیسویں وزیر اعظم رہے ہیں اور سال 2008ء میں بحیثیت وزیر اعظم مسجد بیت النور کیلگری کے افتتاح کے موقع پر تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ موصوف وزیر اعظم کی حیثیت سے اپنے دَور میں جماعت کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں بھی شرکت کر چکے ہیں اور ایک پروگرام میں شمولیت کے لئے پیس ویلیج بھی آچکے ہیں۔

حضور انور نے موصوف سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ امریکہ میں ہونے والے الیکشن کے حوالہ سے بھی بات ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا: آپ جب کبھی یوکے آئیں تو ہمارے لئے بھی وقت رکھیں۔ یہ ملاقات پانچ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل جملہ مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج کی اس تقریب میں 644 مہمان شامل ہوئے جن میں سابق پرائم منسٹر کینیڈا آنریبل سٹیفن ہارپر، منسٹر آف ہیومن سروسز البرٹا آنریبل عرفان صابر، کیلگری شہر کے میئر ناہید نینسی، ممبر نیشنل پارلیمنٹ درشن سنگھ کانگ، سابق منسٹر ڈیفنس Jason Kenny، کیلگری یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ اور وائس چانسلر ایلز بیتھ کینن پریذیڈنٹ اینڈ سی اِی او ریڈ ڈیئر کالج شہر کے میئر، کیلگری کے سابق میئر، Red Deer شہر کے سابق میئر، ڈپٹی میئر Drumheller، صوبائی اسمبلی البرٹا کے ممبر پارلیمنٹ Mr. Ric McLver، کیلگیری پولیس چیف Mr. Roger Chaffin، Mr. Alvin Manitopyes، Elder Cree & Saulteaux Nation، Mr. Jim Dewald, Dean Huskayne School of Business University of Calgary شامل تھے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر، پروفیسرز، اساتذہ، وکلاء، انجینئرز، جرنلسٹ، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والے مختلف نمائندے، کونسلرز، مختلف حکومتی محکموں سے تعلق رکھنے والے افراد اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم خُدری صاحب نے کی۔ اس کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں مکرم لال خان ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب کا تعارف بھی کروایا اور اس میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

کیلگری کے میئر
Naheed Nenshi صاحب کا ایڈریس

بعد ازاں سب سے پہلے کیلگری کے میئر ناہید نینسی صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا: حضرت خلیفۃ المسیح نے ہمیں اپنے وجود سے برکت بخشی ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کا یہاں تشریف لانے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کا کیلگری اور باقی دنیا میں اس غیر معمولی جماعت کی قیادت کیلئے بھی بے حد شکر گزار ہوں۔ جماعت احمدیہ کو کینیڈا میں 50 برس ہو گئے ہیں اور آج کا دن جماعت احمدیہ کے کاموں کی وجہ سے شکریہ ادا کرنے کا دن ہے کیونکہ یہ جماعت باقی جماعتوں سے کئی گُنا زیادہ کام کرتی ہے۔ معاشرے میں موجود عدم برداشت اور تنگ ذہنیت کی یہ لڑائی ہم سب کی لڑائی ہے۔ یہ جماعت اس بات کو سمجھتی ہے کہ مل جل کر معاشرے کا قیام کرنا ہم سب کیلئے فائدہ مند ہوتا ہے۔ موصوف نے کہا: مجھے اس بات پر فخر ہے کہ حضور نے کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد بنانے کیلئے Calgary کا شہر چنا اور کیلگری میں بھی وہ جگہ پسند فرمائی جہاں میں رہتا ہوں۔ مسجد بیت النور ہمارے افق پر چمک کر ہمیں ہر روز اس خوبصورت نعرہ کی یاد دلاتی ہے ’’محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘ آج ’شکر گزاری‘ کا دن ہے اور میں بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں شکر گزار ہوں کہ مجھے ایک ایسے علاقہ میں رہنے کی سعادت حاصل ہے جس میں جماعت احمدیہ کے ممبران کا ایک بڑا حصہ آباد ہے۔ میں ایک مرتبہ پھر حضور انور کا یہاں تشریف لانے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کینیڈا کے سابق وزیر اعظم
سٹیفن ہارپر صاحب کا ایڈریس

اسکے بعد کینیڈا کے سابق وزیر اعظم سٹیفن ہارپر صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: میں حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک مرتبہ پھر سے ملاقات کرنا میرے لئے نہایت عزت اور خوشی کا مقام ہے۔ میں مختصراً آپ کو اس شہر اور کینیڈا کی غیر معمولی جماعت یعنی ’جماعت احمدیہ‘ کے بارہ میں بتانا چاہتا ہوں۔ میری وزارت عظمیٰ کے دَور میں جماعت احمدیہ ہمارے اُن بہترین ساتھیوں میں سے تھی جن کے ساتھ ہم نے مل کر کام کیا۔ جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بحیثیت کاروباری افراد، بحیثیت پیشہ ور افراد اور بحیثیت دیگر محنتی ورکرز ہماری اقتصادیات میں قابل ذکر حصہ ڈالا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ نے ہمارے معاشرہ کے تقریباً ہر پہلو میں ایک فعال کردار ادا کیا ہے۔

جماعت احمدیہ ہیومنٹی فرسٹ کینیڈا اور بعض دوسری سرگرمیوں کے ذریعہ رفاہی کاموں کیلئے (جن میں قدرتی آفات کیلئے فنڈز وغیرہ جمع کرنا ہوتا ہے) مسلسل مالی اور افرادی قوت کے ساتھ اپنا حصہ ڈالتی رہی ہے۔ مثال کے طور پر چند سال قبل ہیٹی میں آنے والے طوفان، پاکستان میں آنے والے سیلاب، فلپائن میں آنے والے طوفان اور افریقہ میں ایبولا سے لڑنے کیلئے اور سب سے بڑھ کر بچوں اور ذہنی امراض کیلئے سہولیات مہیا کرنے میں جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے۔ آج خاص طور پر اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہماری Remembrance Day Campaign کیلئے بھی فنڈز اکٹھے کرنے میں مدد کی۔

موصوف نے کہا: میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہ جماعت احمدیہ ہی تھی جو Office of Religious Freedom کے قیام میں سب سے آگے تھی جس نے مذہبی اقلیتوں اور انسانی حقوق کے دفاع میں بہت اچھا کام کیا۔ دنیا بھر میں آپ جیسی جماعتوں کی ضرورت ہے۔ مذہبی آزادی کا یہ کام جاری رہنا چاہئے۔ یہ کام انتہا پسندوں کے خلاف لڑائی کا کام ہے جو کہ مذہبی اقلیتوں پر ظلم کرتے ہیں اور تمام مذاہب پر پابندی لگانا چاہتے ہیں۔ میں خلیفۃ المسیح اور یہاں پر موجود تمام خواتین و حضرات کو بتانا چاہوں گا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ باقی دنیا کی طرح کینیڈا میں بھی اخوت اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسلام کے حقیقی اصولوں کے لئے کمال محنت کے ساتھ کام کرنے کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ جب آپ لوگ باہر نکل کر ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو آپ لوگ تمام کینیڈا کے لوگوں کے دوست اور ہمسائے بن جاتے ہیں۔ مَیں خلیفۃ المسیح کا کیلگری میں تشریف آوری پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا اور مجھے آج شام یہاں مدعو کرنے پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ آپ لوگوں نے اس ملک کے لئے جو کچھ کیا ہے اس پر بھی آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

عرفان صابر صاحب
منسٹر آف ہیومن سروسز کا ایڈریس

بعد ازاں عرفان صابر صاحب جو Human Services کے منسٹر ہیں اور البرٹا گورنمنٹ کی نمائندگی میں آئے تھے انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: سب سے پہلے میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہم اس جگہ اکٹھے ہوئے ہیں جہاں سات قوموں کا معاہدہ طے پایا تھا اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں صوبہ کے وزیر اعلیٰ Rachel Notley اور Alberta کی حکومت کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ آج ہم جماعت احمدیہ کے پچاس سالہ دور کو منانے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ یقیناً کیلگری کے لئے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو اس خوبصورت صوبہ میں خوش آمدید کرنا ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے جس کا میں بھی ایک حصہ ہوں۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ کیلگری کی نمائندگی کرتے ہوئے اتنی بڑی تعداد میں مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اس موقع پر شامل ہیں۔ Alberta صوبہ کی ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ یہاں مختلف بیک گراؤنڈز کے لوگ رہتے ہیں۔ ہم ایک ایسا صوبہ ہیں جو دنیا کے تمام کونوں سے لوگوں کو کھینچ لاتا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنی خوبصورت تقریب کا انتظام کیا اور اس سنگِ میل کو عبور کرنے پر آپ کو بہت مبارک ہو۔ آخر پر ایک مرتبہ پھر خلیفۃ المسیح اور تمام حاضرین کو Alberta کی حکومت کی طرف سے خوش آمدید۔ شکریہ۔

ممبر قومی اسمبلی
درشن سنگھ کانگ صاحب کا ایڈریس

اس کے بعد ممبر قومی اسمبلی درشن سنگھ کانگ صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: سب سے پہلے تو میں اس بات کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ ہم آج اس تاریخی مقام پر موجود ہیں جہاں سات قوموں کا ‘Treaty Seven’ کے نام سے ایک معاہدہ طے پایا تھا۔

موصوف نے کہا: میں آج یہاں جماعت احمدیہ کے پیس سمپوزیم میں شامل ہونا ایک اعزاز سمجھتا ہوں اور مجھے اس بات کا بھی اعزاز ہے کہ میں یہاں امام جماعت احمدیہ کی موجودگی میں حاضر ہوں اور ان کے ساتھ جماعت احمدیہ کے کینیڈا میں 50 سال مکمل ہونے پر خوشی منا رہا ہوں۔ جن لوگوں کو جماعت احمدیہ کے ساتھ ملنے کا اور ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے وہ اس بات سے آگاہ ہوں گے کہ جماعت احمدیہ کا کینیڈا کے معاشرے میں بین المذاہب تعلقات، رضاکارانہ خدمات پیش کرنے اور باآواز بلند امن اور رواداری کا پیغام پھیلانے میں بہت اہم کردار ہے۔ جماعت احمدیہ کو ان اقدار (جو کینیڈا کے لوگوں کو بہت محبوب ہیں) کے مظاہرہ میں ایک انفرادی مقام حاصل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی ان اقدار خصوصاً نوجوانوں میں محنت سے کام کرنے اور انہیں کینیڈا کی سوسائٹی کا حصہ بنانے کے پیچھے امام جماعت احمدیہ کا ہاتھ ہے۔

جماعت احمدیہ جیسی کمیونٹی جو کہ کینیڈا میں ملٹی کلچرازم کو مضبوط کر رہی ہے وہ پہلے سے کہیں زیادہ ہماری عزت و احترام کی مستحق ہے۔ اس حوالہ سے میں حضور انور کی اعلیٰ قیادت پر حضور کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں اور آپ کی جماعت کو کینیڈا میں پچاس سال مکمل ہونے پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور مجھے علم ہے کہ جماعت احمدیہ کے اگلے پچاس سال بھی کامیاب ترین ہوں گے۔ ایک مرتبہ پھر آپ سب کو مبارکباد اور آپ سب کا شکریہ۔ آیئے ہم ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کے ذریعہ کینیڈا کو ایک مثالی ملک بنا دیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 بجکر 10 منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا اردو ترجمہ یہاں دیا جا رہا ہے۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمان الرحیم سے فرمایا اور تمام مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** سب سے پہلے میں اس موقع پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ کینیڈا میں ہماری جماعت کے عہدیداروں نے درخواست کی تھی کہ میں دنیا میں قیامِ امن کے ذرائع اور طریقوں کے حوالہ سے بات کروں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک کو اس بات کا احساس ہے کہ دنیا کو اس وقت امن اور ہم آہنگی کی سخت ضرورت ہے۔ بے شک دنیا اس بات کو سمجھ تو رہی ہے لیکن

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

لگتا ہے کہ قیامِ امن کے لئے ضروری اقدام اُٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ امن کے حصول کے لئے باتیں کرنا تو بہت آسان ہے لیکن درحقیقت اس کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں وہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
افسوس کی بات ہے کہ دنیا کے اکثر حصوں میں بالواسطہ یا بلاواسطہ صرف دوسروں پر اپنی برتری ثابت کرنے اور اپنی طاقت اور اقتدار کی ہوس بجھانے کو ہی ترجیح دی جارہی ہے۔ یہ سن کر آپ میں سے بعض کہیں گے کہ ایک مسلمان رہنما دنیا میں امن کے قیام کے حوالہ سے کیا کہہ سکتا ہے جبکہ اس وقت دنیا میں موجود سارا فساد اور جنگوں کا مرکز مسلمان ملک خود بنے ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض نام نہاد اسلامی گروہوں کے قبیح افعال نے غیر مسلم دنیا میں ڈر اور خوف پھیلایا ہوا ہے۔ مغرب کے اندر لوگوں میں اسلام سے خوف میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور وہ اسلام کو اپنی تہذیب و تمدن کے لئے ایک خطرہ سمجھتے ہیں۔ لہٰذا میں سمجھ سکتا ہوں کہ آپ میں سے بعض اس بات کو ایک عجیب تضاد خیال کرتے ہوں گے کہ ایک مسلمان رہنما دنیا میں قیامِ امن کے حوالہ سے بات کر رہا ہے۔ تاہم کسی بھی قسم کا فیصلہ کرنے سے قبل ضروری ہے کہ لوگ اسلام کی اصل تعلیمات سے متعارف ہوں۔ کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ دہشتگردوں اور انتہا پسندوں کے اعمال اسلام سے مطابقت رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جس اسلام کا مجھے علم ہے اور جس اسلام پر میں عمل کرتا ہوں وہ تو مسلمانوں کی مقدس ترین کتاب قرآن کریم کی تعلیمات اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کے اُسوہ پر مبنی ہے۔ چنانچہ جو وقت میسر ہے اس میں انہی حقیقی اسلامی تعلیمات کو آپ کے سامنے رکھوں گا تا کہ آپ ایک بہتر فیصلہ کر سکیں کہ آیا اسلام شدت پسندی اور تفرقہ کو فروغ دیتا ہے یا اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو معاشرہ میں رواداری اور باہمی عزت و احترام کو فروغ دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
سب سے پہلے تو میں قیامِ امن کا ایک سنہری اصول بیان کروں گا جس کا احاطہ سورۃ النحل کی آیت 91 میں کیا گیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور (غیر رشتہ داروں کو بھی) قرابت والے (شخص) کی طرح (جاننے اور اسی طرح مدد) دینے کا حکم دیتا ہے‘‘

یہ آیت مسلمانوں سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ ہر ایک سے اپنے قریبی عزیزوں جیسا سلوک کریں۔ یہ آیت اس بات کی پابندی کرواتی ہے کہ مسلمان دوسروں سے محبت کریں اور اس کے پیچھے کسی بدلہ کی خواہش نہ ہو جیسا کہ ایک ماں اپنے بچہ کو بے نفس ہو کر پیار کرتی ہے۔ پھر قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ مسلمان صرف دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کریں بلکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ مسلمان ’دوسروں‘ سے پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئیں جن میں تمام مسلمان اور غیر مسلم بھی شامل ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آج جب ہم بعض مسلمان ممالک کے حالات دیکھتے ہیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس اسلامی تعلیم کو کلیۃً نظر انداز کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بہت سی مسلمان حکومتیں اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے عوام کے اندر بے چینی میں اضافہ ہوا ہے جس کے اثرات بہت گہرے اور دیرپا ہیں۔ اس کے نتیجہ میں دہشتگرد اور باغی گروہوں نے جنم لیا ہے اور یہ سب نہایت بھیانک مظالم ڈھانے کے قصوروار ہیں۔ ماضی کی کامیاب قومیں آج تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور نہایت تکلیف دہ خانہ جنگی میں جکڑی جا چکی ہیں۔ اس جنگ و جدل کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات کو بھلا بیٹھی ہے اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ناکام ہو رہی ہے۔ عدل و انصاف کا مظاہرہ کرنے کی بجائے ان کے ہر فعل کے پیچھے طاقت کی ہوس اور لالچ ہوتی ہے۔ المیہ یہ ہے کہ جس طرح یہ اضطراب عوام کے اندر پھیل رہا ہے اس کا آخری نتیجہ یہی ہے کہ امن تباہ ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسلام انصاف کے جن معیاروں کو بیان کرتا ہے ان کے تعلق میں قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 136 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف (پڑتی) ہو۔ اگر وہ (جس کے متعلق گواہی دی گئی ہے) غنی ہے یا محتاج ہے تو (دونوں صورتوں میں) اللہ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیر خواہ ہے۔ اس لیے تم (کسی ذلیل) خواہش کی پیروی نہ کیا کرو تا عدل کر سکو اور اگر تم (کسی شہادت کو) چھپاؤ گے یا (اظہارِ حق سے) پہلوتہی کرو گے تو (یاد رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔‘‘

یہ آیت اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ اسلامی تعلیمات ہرگز ظالمانہ یا غیر منصفانہ نہیں ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات تو عدل و انصاف کے بے نظیر معیاروں پر مبنی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچائی کے قیام کی خاطر ایک شخص کو اپنے یا اپنے اقرباء کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ یہ کہنا تو بہت آسان ہے کہ میں اپنے خلاف بھی بولنے کے لئے تیار ہوں لیکن عملاً اس معیار کے مطابق زندگی گزارنا بہت مشکل کام ہے۔ مگر اسکے باوجود خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے یہ ہدف اور مقصد رکھا ہے کہ حقیقی انصاف اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک ہر ایک اپنے تمام تر ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھنے کے لئے راضی نہ ہو جائے۔ اگر اس انمول اصول پر عمل کیا جائے تو یہ نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ دنیا کے ہر ملک، ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں امن قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
عموماً یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام دہشتگردی کو فروغ دیتا ہے لیکن اس قسم کے تمام اعتراضات محض اسلامی تعلیمات کے بارہ میں کم علمی اور کم فہمی کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔ ایک شخص جو بغیر کسی تعصب کے اسلامی تعلیمات پر غور و فکر کرے تو دیکھے گا کہ یہ تعلیمات تو کلیۃً ہر قسم کے ظلم، تعصب اور برائی کے منافی ہیں۔ اسلام تو معاشرے کی ہر سطح پر امن کی بنیاد قائم کرتا ہے اور اس میں مختلف قوموں کے باہمی تعلقات بھی شامل ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرادو۔ پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر چڑھائی کرے، تو سب مل کر اس چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان (دونوں لڑنے والوں) میں صلح کرادو اور انصاف کو مدِنظر رکھو اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔‘‘

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اگر دو فریق یا قومیں کسی تنازعہ کا شکار ہو جائیں تو ہمسایہ ملکوں یا اتحادیوں کو مفاہمت کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر باہمی بات چیت کے ذریعہ امن قائم نہ ہو سکے تو دیگر قوموں کو اُس فریق کے خلاف متحد ہو جانا چاہئے جو عدم انصاف کا مرتکب ہو رہا ہو اور اسے روکنے کے لئے طاقت کا استعمال کرنا چاہئے۔ مَیں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ زبردست قرآنی اصول صرف مسلمانوں کے لئے ہی اہمیت کا حامل نہیں بلکہ اقوامِ متحدہ اور دنیا کی دیگر بڑی طاقتیں اگر اس اصول پر عمل کریں تو یہ اصول دنیا کے استحکام اور دیرپا امن کے قیام کا ایک بہترین ذریعہ ثابت ہوگا۔ لیکن اس طریق کے مطابق نہ تو مسلمان ممالک اور نہ ہی غیر مسلم ممالک امن کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر پہلی اور دوسری جنگِ عظیم کے بعد تنازعات کو حل کرنے کے لئے ثالثی کا یہ اصول اپنایا نہیں گیا جس کے نتیجہ میں قوموں کے مابین پیدا ہونے والی رنجشیں ابھی تک چل رہی ہیں۔ چنانچہ دنیا کو متحد کرنے اور مخالف گروہوں کی ترقی کی روک تھام کے لئے جو بھی کوششیں کی گئیں وہ سب بے معنی اور ناکام ثابت ہوئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ کوئی نئی یا کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ گزشتہ سالوں میں کئی تجزیہ نگاروں اور کالم نگاروں نے اُن تنظیموں کو اور بنیادی طور پر اقوامِ متحدہ کو کھلے عام تنقید کا نشانہ بنایا ہے جنہیں دنیا میں امن و تحفظ قائم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ ان تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہ تنظیمیں بنیادی طور پر ناانصافی کی وجہ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام ہو چکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مزید برآں معاشرہ میں امن کے قیام کے حوالہ سے قرآن کریم سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں بیان فرماتا ہے: ’’اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لیے ایستادہ ہو جاؤ، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔‘‘

یہ آیت بتاتی ہے کہ ایک مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے بڑے سے بڑے دشمن کے ساتھ انصاف کے ساتھ کارروائی کرے اور اس کی دشمنی یا حسد اُسے انتقام لینے پر مجبور نہ کرے۔ یہ سن کر آپ میں سے شاید بعض سوال کریں گے کہ اگر یہی اسلام کی تعلیمات ہیں اور اگر واقعی اسلام امن اور انصاف کا مذہب ہے تو پھر جنگ و جدل اور جہاد کا نظریہ مسلمانوں کے ساتھ کیسے وابستہ ہو گیا ہے؟ اس سوال کے جواب میں مَیں پھر قرآن کریم کا حوالہ دوں گا۔ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے دعویٰ نبوت کے بعد تیرہ سال تک مکّہ میں شدید ظلم و ستم اور ایذاء رسانیوں کا شکار رہے۔ بالآخر انہیں سکون کی خاطر مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ لیکن مکہ کے کفار نے وہاں بھی انہیں امن کے ساتھ رہنے نہیں دیا اور ان کے پیچھے مدینہ تک چلے آئے اور ان پر جنگ مسلط کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے محض ان حالات میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کو جوابی کارروائی کرنے کی اجازت دی۔ دفاعی جنگ کی یہ اجازت سورۃ الحج کی آیت 40 میں ان الفاظ میں دی گئی ’’وہ لوگ جن سے (بلاوجہ) جنگ کی جارہی ہے ان کو بھی (جنگ کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔‘‘

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ پر مزید روشنی ڈالی۔ چنانچہ سورۃ حج کی آیت 41 میں قرآن کریم فرماتا ہے ’’(یہ وہ لوگ ہیں) جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا ربّ ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا اور اگر اللہ ان (یعنی کفار) میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے (شرارت سے) باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادتگاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دیئے جاتے اور اللہ یقیناً اس کی مدد کرے گا جو اس (کے دین) کی مدد کرے گا۔ اللہ یقیناً بہت طاقتور (اور) غالب ہے۔‘‘

یہ آیت بتاتی ہے کہ مسلمانوں کو دفاعی جنگ کرنے کی اجازت اس لئے نہیں دی گئی کہ انہیں ظلم و ستم کا سامنا تھا بلکہ انہیں تمام تر معاشرے کی حفاظت اور تمام لوگوں کے حقوق کا دفاع کرنے کے لئے جوابی جنگ کرنے کی اجازت دی گئی تا کہ وہ بغیر کسی خوف کے کھل کر اپنے عقیدہ اور مذہب کا اظہار کر سکیں۔ یہ اعلیٰ اسلامی تعلیمات کا عظیم الشان اظہار ہے کہ قرآن کریم نے مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت اس لئے نہیں دی کہ وہ اسلام کا دفاع کر سکیں یا اس خوف سے دی کہ تمام مساجد تباہ ہو جائیں گی۔ بلکہ یہ اجازت تمام مذاہب اور تمام عبادتگاہوں کی حفاظت کے لئے دی گئی خواہ وہ کلیسا ہوں، مندر ہوں، گرجا گھر ہوں، مسجدیں ہوں یا کوئی بھی عبادتگاہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس اُن ابتدائی مسلمانوں نے صرف اپنے دفاع کے لئے نہیں بلکہ انسانیت، مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر جیسی عالمی اقدار کو زندہ رکھنے کی خاطر اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا۔ مسلمانوں نے اُن ظالموں کا ہاتھ روکنے کے لئے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا جو دنیا کا امن تباہ کر دینا چاہتے تھے۔ مزید یہ کہ اسلامی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ جہاں بھی یہ دفاعی جنگیں ہوئیں وہاں رسولِ کریم ﷺ نے جنگوں کے نہایت سخت اصول وضع کئے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مسلمان فوجیں کسی قسم کا ظلم نہ کریں۔ آپ ﷺ نے خاص طور پر فرمایا کہ کلیسا، گرجا گھر، مندر اور دیگر عبادتگاہوں کو ہرگز نشانہ نہ بنایا جائے۔ اسی طرح مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ پادریوں، ربّیوں اور دوسرے مذہبی رہنماؤں کو نشانہ نہ بنائیں۔ نہ ہی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نقصان پہنچے اور نہ ہی فصلوں اور درختوں کو تباہ کیا جائے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے چاروں خلفائے راشدین اور بعد میں آنے والے ایسے مسلمان حکمران جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کی پیروی کی انہوں نے ہمیشہ مذہبی عبادتگاہوں اور تمام مذاہب کے تقدس کا احترام کیا اور ان کی حفاظت کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
دراصل ان اصولوں پر عمل کرنا تمام مسلمانوں کا فرض ہے کیونکہ قرآن کریم سورۃ بقرہ کی آیت 191 میں فرماتا ہے ’’اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور (کسی پر) زیادتی نہ کرو (اور یاد رکھو کہ) اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبّت نہیں کرتا۔‘‘

یہ نہایت واضح اور اہم حکم اسلامی جنگوں کے لئے بعض شرائط عائد کرتا ہے۔ یہ آیت تقاضا کرتی ہے کہ مسلمانوں کو ہرگز ازخود جنگ مسلط نہیں کرنی چاہئے یا پھر کسی قسم کا جارحانہ قدم نہیں اُٹھانا چاہئے۔ پس جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام دہشت گردی یا ظالمانہ جہاد کی اجازت

دیتا ہے وہ سراسر گمراہی کا شکار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الانفال کی آیت 62 میں فرماتا ہے کہ خواہ کیسے بھی حالات ہوں مسلمانوں کو امن اور صلح کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اور (اگر تمہاری تیاریوں کو دیکھ کر) وہ (کافر) صلح کی طرف مائل ہوں تو (اے رسول!) تو بھی صلح کی طرف مائل ہو اور اللہ پر توکّل کر۔ اللہ یقیناً بہت دعائیں سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔''

اس کا مطلب ہے کہ مسلمان کو امن کی طرف جانے والا ہر ممکن راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ مثال کے طور پر ممکن ہے کہ جنگ کے دوران ایک بھرپور حملہ کرنے کیلئے اور دوبارہ سے اپنے فوجیوں کو جمع کرنے کیلئے جنگ بندی کی اپیل محض ایک جنگی چال ہو۔ پس اللہ تعالیٰ سورۃ الانفال کی آیت 63 میں فرماتا ہے ''اور اگر وہ اس بات کا ارادہ رکھتے ہوں کہ بعد میں تجھے دھوکا دیں تو (یاد رکھ کہ) اللہ تیرے لیے یقیناً کافی ہے وہی ہے جس نے تجھ کو مومنوں کے ذریعہ اور اپنی مدد کے ذریعہ مضبوط کیا۔''

چنانچہ اگر یہ بھی خوف لاحق ہو کہ مخالف شاید دھوکہ دینے کے لئے ایسا کر رہا ہے تو تب بھی مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ان خوفوں کو ایک طرف کرتے ہوئے اللہ پر توکل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اس کی روشنی میں کیا اب بھی کہا جا سکتا ہے کہ اسلام انتہا پسندی اور دہشتگردی کا مذہب ہے؟ ظاہر ہے کہ اس سوال کا جواب 'نفی' میں ہے۔ بلکہ واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر آج کل کے مسلمان مظالم ڈھا رہے ہیں اور ناقابل بیان حرکتیں کر رہے ہیں تو یہ لوگ اسلام کی اصل تعلیمات کی ہتک کر رہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو بیگانے ملکوں میں داخل ہو کر قتل و غارت اور بہیمانہ مظالم ڈھانے کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر آگے بڑھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض لوگ یہ مان جائیں کہ اسلامی تعلیمات پُرامن ہیں لیکن اس کے باوجود اُن کا سوال ہوگا کہ کیا رسولِ کریم ﷺ کے دور میں واقعی ان تعلیمات پر عمل درآمد بھی ہوا تھا؟ اس بارہ میں آپ میرے الفاظ پر نہ جائیں بلکہ غیر مسلم تاریخ دان اور مستشرقین، جنہوں نے بڑی احتیاط کے ساتھ رسولِ کریم ﷺ کے زمانہ کا مطالعہ کیا ہے، کو دیکھیں کہ وہ رسولِ کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔ مثلاً ایک برطانوی مستشرق اور ماہرِ آثارِ قدیمہ Stanely Lane-Poole جو کہ ڈبلن یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر ہیں وہ رسولِ کریم ﷺ کے مسلسل ظلم وستم سہنے کے بعد دوبارہ اپنے آبائی وطن مکہ میں فاتحانہ واپسی پر آپ ﷺ کے اخلاق کے بارہ میں لکھتے ہیں:

''محمد (ﷺ) کی اپنے دشمنوں کے خلاف سب سے بڑی کامیابی کا دن بھی وہی دن تھا جس دن محمد (ﷺ) نے اپنے نفس پر عظیم الشان فتح حاصل کی تھی۔ محمد (ﷺ) نے قریش کے اُن تمام ظلموں اور دکھوں کو کھلے عام معاف کر دیا جو وہ آپ ﷺ پر سالہا سال ڈھاتے رہے تھے اور آپ ﷺ نے تمام اہلِ مکہ کے لئے عام معافی کا اعلان فرما دیا۔ آپ ﷺ کی فوج نے آپ کے نمونہ پر عمل کیا اور انتہائی امن کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئی۔ نہ کوئی گھر لوٹا گیا، نہ کسی عورت کو بے آبرو کیا گیا.......... یہ تھا وہ منظر جب محمد (ﷺ) اپنے آبائی شہر میں دوبارہ داخل ہوئے۔ دنیا کے تمام معرکوں کی تاریخ میں اس عظیم الشان فتح کا کوئی ثانی نہیں ہے۔''

(The Speeches and Table Talk of the Prophet Muhammad by S Lane Poole)

پس یہ مصنف اس حقیقت پر گواہ ہے کہ فتح کے وقت رسولِ کریم ﷺ نے نہ تو کسی شان و شوکت کا مظاہرہ کیا اور نہ ہی اُن لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کو سخت تکالیف دی تھیں۔ بلکہ آپ ﷺ کا ردِّ عمل ہر ایک کی معافی تھی۔ اس لئے میں ایک مرتبہ پھر آپ پر مکمل طور پر واضح کر دوں کہ وہ لوگ جو دہشتگردی اور انتہا پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ قرآن کریم کی تعلیمات اور رسولِ کریم ﷺ کے اسوہ کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ایک طرف تو پیغمبرِ اسلام حضرت محمد ﷺ نے اُن تمام لوگوں کو معاف فرما دیا جنہوں نے آپ ﷺ اور آپ ؐ کے پیاروں کو اذیتیں دیں اور دوسری طرف آجکل کے نام نہاد مسلمان بے انتہا ظلم کر رہے ہیں اور معصوم جانوں کو بے رحمی کے ساتھ قتل کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاہم یہاں یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ آجکل مسلمان ممالک میں جو جنگیں لڑی جا رہی ہیں انہیں باہر سے کھلے عام یا خفیہ طور پر بھڑکایا جا رہا ہے۔ مسلمان حکومتوں اور نہ ہی باغیوں اور دہشتگرد تنظیموں میں سے کسی کے پاس اس طرح کے جدید اور مہلک ہتھیار بنانے کی صلاحیت ہے جو وہ استعمال کر رہے ہیں۔ پس شام اور عراق میں استعمال ہونے والا اکثر و بیشتر اسلحہ باہر سے درآمد ہو رہا ہے۔ اسلئے ایسے ممالک جو یہ ہتھیار بنا رہے ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ اسلحہ کی تجارت کر رہے ہیں انہیں بھی آجکل کے فتنہ و فساد کے حوالہ سے اپنے حصہ کی ذمہ داری نبھانی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہت سے تجزیہ نگار اور ماہرین بلا شبہ اس بات کو ثابت کر چکے ہیں کہ دہشتگرد گروہ 'داعش' اور بعض دیگر باغی اور انتہا پسند گروہوں کے زیرِ استعمال ہتھیار اصل میں مغرب اور مشرقی یورپ کے ممالک میں بنائے گئے ہیں۔ چنانچہ بڑی طاقتیں مسلمان ممالک میں موذی جنگوں کو ختم کرنے کی بجائے انہیں مزید بھڑکا رہی ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ امن کو ترجیح دیں وہ مسلسل اس صورتحال پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور جنگ و جدل سے اپنے فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ مسلمان ممالک میں جہاں کہیں خانہ جنگی یا فسادات ہوئے ہیں وہاں بہترین حل یہی تھا کہ صرف ہمسایہ ممالک اس میں دخل اندازی کرتے اور اس خطہ میں امن کے قیام کی ذمہ داری اٹھاتے۔ لیکن بڑی طاقتوں کی خارجہ پالیسی اور ان کے کاروباری مفاد کچھ اور چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض مغربی ممالک سعودی عرب کو کروڑہا ڈالرز کے عوض بھاری اسلحہ فروخت کرتے چلے جا رہے ہیں باوجود یکہ یہ اسلحہ عرب کے ایک چھوٹے ملک یمن میں گھناؤنے ظلم ڈھانے کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔ اسلحہ کا اندھا دھند استعمال اور بمباری لاکھوں لوگوں کی زندگیاں تباہ کر رہی ہے اور شہروں اور قصبوں کا صفایا ہو رہا ہے جس کے نتیجہ میں ہزاروں معصوم لوگ مر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ہسپتال جیسی جگہیں جہاں لوگ پناہ لیتے ہیں ان کو بھی نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہی کچھ شام اور عراق میں بھی ہو رہا ہے جہاں ڈاکٹروں اور نرسوں کو بھی نشانہ بنایا جا رہا ہے جنہوں نے بڑی بہادری کے ساتھ متاثرین کی مدد کرنے کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ اسی طرح مذہبی عبادتگاہوں کو نشانہ بنانا بھی معمول بن چکا ہے۔ پھر کئی منزلوں پر مشتمل رہائشی عمارتوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جس میں معصوم بچے اور عورتیں مر رہی ہیں۔ ان سارے مظالم کو کس طرح جائز قرار دے سکتے ہیں؟ اس جدید دور میں آپ اس کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں؟ اور انجام کار ان غیر منصفانہ پالیسیوں کا کیا نتیجہ ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہی وجہ ہے کہ ان قوموں کی نوجوان نسل کو انتہا پسندی کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔ اپنے مستقبل کی تمام امیدیں کھو دینے کے بعد یہ نوجوان مغرب کے اندر دہشتگردی کے گھناؤنے ظلم ڈھا کر اپنا ردِ عمل ظاہر کر رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مغربی ممالک کا ان کی تباہی کے پیچھے بڑا ہاتھ ہے۔ اس لئے میں ایک مرتبہ پھر کہوں گا کہ دنیا کو اس وقت امن کی فوری ضرورت ہے۔ آج کا دن یہاں کینیڈا میں اور دنیا کے بعض دیگر ملکوں میں Remembrance Day کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ اور اگر پیچھے مڑ کر دوسری جنگِ عظیم کی طرف نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں تقریباً سات کروڑ لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کئی دہائیاں گزر جانے کے بعد بھی جب انسان اُس وقت ہونے والی تباہی و بربادی کے بارہ میں سوچتا ہے تو کانپ اُٹھتا ہے۔ اس فیصلہ کُن جنگ نے ہمیں بتا دیا تھا کہ اس دور کی جنگ کا تعلق مذہب کے ساتھ نہیں بلکہ یہ دراصل لالچ کی انتہا اور طاقت کی نہ بجھنے والی پیاس ہے۔ یہ ایک ایسی جنگ تھی جس میں دنیا کو پہلی مرتبہ ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال کرنا پڑا۔ امریکہ کی جانب سے ان ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال اور ظلم و ستم کا پیغمبرِ اسلام ﷺ کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے بیسویں صدی کے مشہور مصنف Ruth Cranston صاحب نے 1949ء میں اپنی کتاب World Faith میں لکھا:

''محمد (ﷺ) نے کبھی بھی جنگ اور خون ریزی کی ترغیب نہیں دی۔ آپ ﷺ نے جو جنگ لڑی وہ صرف جوابی کارروائی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنی بقا کی خاطر دفاعی جنگ کی اور اپنے زمانہ کے ہتھیاروں اور طریق کے مطابق کی۔ یقیناً چودہ کروڑ نفوس پر مشتمل ایک عیسائی قوم جو آج ایک بم کے ذریعہ ایک لاکھ بیس ہزار بے یار و مددگار لوگوں کا خاتمہ کر دیتی ہے ہرگز ایک ایسے رہنما کو ناپسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتی جس نے سنگین حالات میں بھی بمشکل پانچ یا چھ سو لوگوں کو مارا ہو۔''

یہ کسی مسلمان یا تعصب کی طرف مائل انسان کا بیان نہیں بلکہ یہ تو ایک قابلِ احترام اور غیر جانبدار غیر مسلم مصنف کا بیان ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آج کے دور میں ہونے والی جنگیں مذہبی وجوہات کی خاطر نہیں لڑی جا رہیں بلکہ ان کا مقصد جغرافیائی سیاست اور طاقت اور دولت کا حصول ہے۔ دوسری جنگِ عظیم کے وقت صرف امریکہ کے پاس نیوکلیئر ہتھیار تھے جبکہ آج کئی ملکوں، جن میں بعض بہت چھوٹے ملک شامل ہیں، کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں۔ اور اس بات کا بھی امکان بڑھتا ہوا نظر آ رہا ہے کہ یہ ہتھیار کسی ایسے دہشتگرد گروپ کے ہاتھ لگ جائیں گے جن کے لئے ان ہتھیاروں کا استعمال بہت آسان ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس میں تو کوئی سوال ہی نہیں کہ دنیا اس وقت عظیم تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ تیسری جنگِ عظیم کے بادل دن بدن گھنے ہو رہے ہیں۔ اس قسم کی جنگ کے اثرات کئی دہائیوں تک چلیں گے۔ اغلب گمان ہے کہ دیرپا تابکاری اثرات کے نتیجہ میں بچے نسل در نسل معذور یا موروثی نقائص کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ پس اس وقت انسانیت کیلئے بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے مستقبل کی حفاظت کیلئے کام کرے۔

بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ اس عالمی بحران کے لئے مسلمانوں کو موردالزام ٹھہرائے چلے جانے کی بجائے ذرا ٹھہر کر اپنی حالتوں کو بھی دیکھیں۔ دنیا کو اس وقت شہرت کے بھوکے سیاستدانوں، جو مسلمانوں کو اپنے ملکوں میں داخل ہونے پر پابندیاں لگانے کے ارادے کر رہے ہیں، کی بجائے ایسے حکمرانوں کی ضرورت ہے جو ہمارے درمیان اختلافات کو ختم کرنے والے ہوں۔ اور یہ صرف اُسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کامل انصاف، جس کی بنیاد بے غرضی پر ہو، ہر قسم کی ہوا و حرص پر غالب آ جائے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور دانش عطا فرمائے جو جنگ و جدل کو فروغ دے رہے ہیں اور قبل اس کے کہ بہت دیر ہو جائے اللہ تعالیٰ انہیں ان کی حرکتوں کے نتائج سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے دنیا کے لوگ اپنے خالق کو پہچانیں اور قیامِ امن کے لئے جدوجہد کی اہمیت سمجھیں اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا احساس کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک بہتر اور روشن مستقبل دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آخر میں فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر باون منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا، تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر کافی دیر تک تالیاں بجائیں اور یوں اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہیے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالب دعا: سکینہ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا کھایا۔ کھانے کے اختتام پر بعض مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ آج کی اس تقریب میں کینیڈا کے Indigenous باشندوں کی تنظیم First Nation کا 16 افراد پر مشتمل وفد بھی شامل ہوا۔ اس وفد کے ممبران نے میٹنگ روم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والوں میں!

1. Mr. Alvin Manitopyes
Elder of the Cree and Saulteaux Nation
2. Mr. Jason GoodStriker
سابق نائب چیف برائے اسمبلی آف نیشن
3. Mr. Henry Holloway
Stony Nation کے ایلڈر اور سابق کونسلر
4. Mr. Gilbert Francis
Elders of Stony Nation
5. Lowa Beebe of First Nation
ریجنل چیف آف اسمبلی کے ایگزیکٹو اسسٹنٹ
6. Dan Crane
Tsuu T'ina Nation کے چیف
7. Mr. Lee Crowchild
Tsuu T'ina Nation کے ڈائریکٹرز فار پبلک ورکس

اور بعض دیگر ایلڈرز شامل تھے۔

اس وفد نے اپنے روایتی انداز میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور وفد کے لیڈر نے کہا کہ ہم خلیفۃ المسیح کو اپنی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور ان کے رہن سہن، رہائش، تعلیم کی سہولیات اور ذرائع آمد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ وفد کے ممبران نے بتایا کہ کینیڈا کی تاریخ میں پہلی بار ہماری قوم کے چند لوگ کینیڈا کی پارلیمنٹ میں آئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: میں جب دوبارہ آؤں گا تو انشاء اللہ آپ کے علاقہ میں بھی آؤں گا۔ اس پر وفد کے ممبران نے کہا ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ یہاں کینیڈا میں جماعت کے ممبران نے ہم سے رابطہ کیا۔ اپنا ہاتھ ہمارے لئے آگے بڑھایا تو اس سے ہم بہت خوش ہوئے ہیں۔ حضور انور کے استفسار پر وفد کے سربراہ نے بتایا کہ ہم اپنی قبائلی روایات پر بھی عمل کرتے ہیں اور مذہبی لحاظ سے عیسائیت پر عمل کرتے ہیں۔ اس وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات آٹھ بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے بعض دوسرے مہمانوں نے بھی حضور انور سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور درخواست کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان مہمانوں سے گفتگو بھی فرمائی۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور کیلگری تشریف لے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تأثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے اس تقریب میں شامل ہونے والے سب مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ بعض مہمانوں نے برملا اپنے دلی جذبات اور تأثرات کا اظہار کیا۔ یہاں ان مہمانوں میں سے بعض کے تأثرات پیش کئے جارہے ہیں۔

☆ ایک مہمان 'Cole Smith' جو کہ Jubilee 286 Legion کی نمائندگی کرتے ہیں انہوں نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے لگا کہ خلیفہ لوگوں کو متحد کرنے کے لیے کوشاں ہیں قطع نظر اس کے کہ کون کہاں سے آیا ہے اور اس کا مذہب کیا ہے۔ میرے خیال میں دنیا میں امن کے قیام کا یہی سب سے بہترین طریقہ ہے۔

☆ کیلگری شہر کے میئر 'ناہید نینشی صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح کا آج کا خطاب معرکۃ الآراء تھا جس میں انہوں نے بڑی جرأت کے ساتھ اسلام کی پُرامن تعلیم کو پیش کیا اور کہا کہ اسلام میں کسی بھی قسم کی شدت پسندی کی گنجائش نہیں۔ مسلمانوں کی نمائندگی میں ایسی بات سننا خوش آئند ہے۔

میں نے خلیفۃ المسیح کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کا اپنی تعداد سے بہت بڑھ کر معاشرہ میں اثر و رسوخ ہے۔ آج کا پروگرام بہت شاندار تھا اور میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کیلئے اگلے 50 سال اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

☆ ایک مہمان Moe Aymri صاحب جو کہ سابق ممبر آف Legislative اسمبلی ہیں وہ بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے خلیفۃ المسیح کا آج پیغام سنا اور مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ یہ بالکل صحیح پیغام ہے۔ یہی اصل اسلام ہے۔ میں بھی ایک مسلمان ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ اسلام شدت پسندی کی تعلیم ہرگز نہیں دیتا۔ اور جو لوگ ایسے ہیں ان کا اسلام سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں ہے۔

☆ ایک نجی کمپنی کے CEO 'کوری لینٹر مین' بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے خوشی ہے کہ میں نے اس پروگرام میں شرکت کی اور خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا کیونکہ میرے اسلام کے بارہ میں جو غلط تصورات تھے ان کی اصلاح ہوئی۔ لوگوں کو چاہئے کہ خلیفۃ المسیح کی آواز کو سنیں تاکہ انہیں پتہ چلے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا اور دیگر میڈیا میں بھی اس پیغام کو وسعت ملنے کی ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان Yogi Schultz اپنی اہلیہ کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: میں جماعت کی کاوشوں پر حیران ہوں کہ کس طرح اتنے شاندار پروگرام منعقد کرتی ہے جس سے خلیفہ کی آواز بااثر طور پر لوگوں تک پہنچتی ہے اور انتہاپسندی کا قلع قمع ہوتا ہے۔ ان کی اہلیہ نے کہا: موجودہ حالات اور میڈیا میں مختلف قسم کی منفی باتیں سننے کے بعد خلیفہ کا پرامن پیغام سنا تو بہت اچھا لگا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اس پروگرام میں شامل ہوئی۔

☆ ایک ممبر آف پارلیمنٹ درشن سنگھ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اسے مزید پھیلانا چاہئے۔ اس پیغام کی آج سخت ضرورت ہے۔ جو کام خلیفۃ المسیح کررہے ہیں اس کی دنیا کو بہت ضرورت ہے۔ انہوں نے اسلام کی اصل تعلیم بیان کرنے کے ساتھ بڑی جرأت کے ساتھ حق کو حق کہا۔

☆ البرٹا کے منسٹر آف ہیومن سروسز اور Legislative Assembly کے ممبر عرفان صابر صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کا پروگرام نہایت خوبصورت اور بہت منظم تھا۔ خلیفۃ المسیح 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' کا جو پیغام دنیا کو دے رہے ہیں یہ بہت ہی زبردست اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ یہاں یہ دیکھ کر بھی اچھا لگا کہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی نمائندگی تھی۔

☆ کینیڈین ٹرانسپلانٹ آرگنائزیشن کے پروونشل ڈائریکٹر Shawna Reeve نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا پیغام بہت ہی خوبصورت اور وقت کی ضرورت کے مطابق تھا۔ مجھے اچھا لگا کہ ایک مختلف مذہب سے تعلق رکھنے کے باوجود مجھے اس پروگرام میں مدعو کیا گیا۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میری سوچ بدل گئی ہے اور اب میں ایک مثبت سوچ کے ساتھ یہاں سے جارہا ہوں۔

☆ ایک وکیل Fraser صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا یہ پیغام یقیناً بہت ضروری تھا۔ کینیڈا کے رہنے والوں کے لئے یہ پیغام اس لیے بھی اہم ہے کہ ہم ایک ایسے ملک کے باسی ہیں جہاں مختلف قوموں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بستے ہیں اور ایک دوسرے کو سننا اور ایک دوسرے کو جاننا یقیناً ہمارے لئے بہتر ہے۔

☆ کینیڈا کے سابق وزیراعظم سٹیفن ہارپر بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے خلیفۃ المسیح کو متعدد مقامات پر خطاب کرتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے ہمیشہ اسلام کا پرامن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے اور آج شام بھی یہی کیا۔ یہ ایک عظیم الشان پیغام ہے جو ان کی جماعت کے تمام ممبران کا عکس بھی ہے۔ میرے خیال میں خلیفہ کے ریمارکس بہت ہی ضروری اور اہم ہیں اور ہر ایک کو ان کو سننے کی ضرورت ہے کیونکہ آج کے دور میں انتہاپسند عناصر اسلام کو بدنام کرنے پر تُلے ہوئے ہیں اور عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہی اصل اسلام ہے۔ اس لئے ایسے وقت میں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب نہایت ہی موزوں ہے۔ اسلام کا مطلب ہی امن ہے، اسلام کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق ہے۔ خلیفہ نے ان تمام مسائل پر اور دنیا کے دیگر مسائل خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے موضوع پر نہایت پُرحکمت روشنی ڈالی۔ یہ بہت ہی مشکل امر تھا لیکن انہوں نے بڑی ہی دانشمندی کے ساتھ اس پر بحث کی۔ میں اُن تمام لوگوں کو اس بات کی تلقین کروں گا جنہوں نے حضور کا خطاب نہیں سنا تو وہ ضرور اسے سنیں۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے کہا:۔ یہ ایک زبردست اور منظم پروگرام تھا۔ اس کے ذریعہ ہم نے بہت معلومات حاصل کیں۔ آج دنیا کو اس پیغام کی اشد ضرورت ہے اور میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ بابرکت کام کیا اور میری دعا ہے کہ اللہ اس جماعت کو آئندہ بھی ایسے اچھے کام کرنے کی توفیق دے۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جب خلیفۃ المسیح مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو میری ان سے ملاقات ہوئی۔ بہت ہی کم لوگ ہوتے ہیں جنہیں مل کر ہم ایک اطمینان محسوس کرتے ہیں اور ایک خوبصورت احساس دل میں پیدا ہوتا ہے اور یہی میری کیفیت ہے اور اس سے زیادہ اپنے جذبات کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے۔

☆ کالج کے لیکچرار وقار راجہ صاحب اور ان کی اہلیہ شازیہ تسنیم صاحبہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ پروگرام کے بعد انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ آج کا پروگرام اتنا زبردست ہوگا۔ جب خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا تو ہم نے اپنے دلوں میں امن محسوس کیا۔ ان کا سارا پیغام امن پر مشتمل تھا۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ انہوں نے واقعتاً اسلام کی اصل تصویر پیش کی نہ کہ وہ تصویر جو داعش اور دیگر تنظیمیں بگاڑ کر پیش کرتی ہیں۔ خلیفہ نے پیغام دیا کہ اسلام صرف اور صرف امن کا مذہب ہے۔

☆ ساؤتھ ایشین کمیونٹی کے سیکرٹری 'رسپال سنگھ' صاحب نے کہا: میں نے قادیان میں اپنی تعلیم حاصل کی ہے۔ ہمارا کالج قادیان کی مسجد سے بہت قریب تھا۔ اور میں اس جماعت کو بہت قریب سے جانتا ہوں یہ بہت ہی اچھی جماعت ہے۔ میں جب سے یہاں کیلگری آیا ہوں ہمیشہ جماعت کے ساتھ ایک زندہ تعلق رکھا ہے۔ آج کا پروگرام بھی بہت عمدہ رہا۔

☆ Red Deer College کے CEO 'جَو وارڈ' (Joe Ward) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میری خلیفۃ المسیح سے انفرادی ملاقات ہوئی۔ حضور ایک باکمال شخصیت اور لیڈر ہیں۔ میری عمر کا بیشتر حصہ پاکستان میں گزرا ہے اس وجہ سے اسلام کا مجھے شروع سے ہی خاصہ تعارف تھا۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام ہمارے کالج کے لئے بہت ضروری ہے جہاں دس ہزار طالبعلم اور 1400 کے قریب کارکنان ہیں۔ ان سب کیلئے یہ پیغام انتہائی موثر ہے۔

☆ Eura West Investment کے صدر Sam Seebo صاحبہ نے کہا: میں انتہائی خوش قسمت ہوں کہ اس تقریب میں شامل ہوئی اور میرا یہ یقین ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنی چاہئے اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ اسی مقصد کے لئے کوشاں ہے۔

☆ کیلگری پولیس کے چیف Roger Chef

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

صاحب نے کہا: یہ بہت ہی حوصلہ افزا بات ہے کہ آج کی خوفزدہ دنیا میں اتنا پر امن ، پرامید اور دانشمندانہ پیغام سننے کو ملا۔ یہ ہماری روایات سے بہت مطابقت رکھتا ہے۔ اسلئے میں بہت خوش ہوں کہ آج کی رات میں نے بہت کچھ سیکھا۔

☆سکھ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Sanjeev Khair نے کہا: میرے لئے یہ ایک انتہائی عاجز کردینے والا تجربہ تھا۔ خلیفۃ المسیح محض ایک مذہب کی راہنمائی اور نمائندگی نہیں کررہے تھے بلکہ یہ تمام مذاہب کی نمائندگی کررہے تھے اور یہ بڑے اعزاز کی بات ہے۔ خلیفۃ المسیح نے واضح کردیا کہ بعض لوگ مذہبی کتابوں کی مختلف تشریحات کرتے ہیں لیکن کسی مذہب میں شدت پسندی کی تعلیم نہیں ملتی۔ جولوگ بھی ایسا کرتے ہیں انہیں یا توصحیح معلومات نہیں ہوتیں یا وہ غیرارادی طور پر یا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

☆سکھ کمیونٹی کے ایک دوست 'ایاب سنگھ' صاحب نے کہا: میں نے قرآن پاک سے بہت سی اچھی چیزیں سیکھی ہیں۔ لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ مسلمان ممالک آپس میں کیوں لڑتے ہیں۔ جب اتنی واضح تعلیمات ہیں تو پھر جھگڑا کیسا؟ میری خواہش ہے کہ تمام مسلمان راہنما متحد ہوکر مشرق وسطی میں قیام امن کی کوشش کریں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت شاندار تھا۔ دنیا کو ایسی آواز کی شدت سے ضرورت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہے۔ کسی ایک گروپ کی وجہ سے اسلام کو اس کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بلکہ بہت سی اور قوتیں بھی اس میں شامل ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے بڑے اچھے رنگ میں اسلام کی پُرامن تعلیم کے بارہ میں بتایا کیونکہ میں نے بہت سے مخالف لوگوں سے اس کے برعکس سن رکھا تھا۔ اور میرا ذہن آج اسلام کے بارہ میں مزید کھلا ہے۔ امید ہے کہ یہ سیڑھی کا پہلا زینہ ثابت ہوگا اور 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' ایک شاندار پیغام ہے۔

☆ Royal Mountain Police کے چیف سپرنٹنڈنٹ Tony Hemry صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب سننا میرے لیے ایک اعزاز کی بات تھی۔ خلیفہ نے جو پیغام دیا وہ عقل کے مطابق تھا اور عالمگیر تھا۔ جیسا کہ خلیفہ نے خود بھی بتایا کہ پوری دنیا پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ کینیڈا کی عوام کے لئے بھی یہ پیغام بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے ان کی غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ مجھے تو پہلے سے ہی کسی حد تک تعارف تھا لیکن دوسروں تک بھی یہ پیغام پہنچنا بہت ضروری ہے۔ خلیفہ کا کسی اور کے ساتھ موازنہ کرنا حقیقتاً میرے لیے مشکل ہے۔ وہ ایک منفرد شخصیت ہیں۔

☆تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت مؤثر تھا اور انگریزی بہت عمدہ تھی۔ خلیفہ نے کافی اچھے نکات اٹھائے اور عالمی سطح کے حوالہ سے بھی روشنی ڈالی اور جو دنیا میں اس وقت اسلام یا انتہا پسندی کے حوالہ سے ہورہا ہے اس بارے میں بھی بات کی۔ عام طور سے ایسی باتیں سامنے نہیں آتیں لیکن حضور نے کھل کر بات کی جو کہ بہت اچھا تھا۔ میرے خیال میں کینیڈین لوگوں کے لئے یہ پیغام سننا بہت ضروری ہے۔

☆ یونیورسٹی آف کیلگری کے Dean مسٹر Richard Cigertson صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کا خطاب بہت ہی عمدہ تھا۔ اس طرح کے لیڈر کی موجودگی دنیا کیلئے باعث رحمت ہے۔

☆یونیورسٹی آف کیلگری کی وائس چانسلر Elizabette Kennon نے کہا: خلیفہ کا خطاب بہت ہی شاندار تھا۔ ہماری آئندہ نسلیں جو ہمارے اداروں میں تیار ہورہی ہیں ان کے لئے اس پیغام کا سننا بہت ضروری ہے۔ یہ پیغام وقت کا تقاضہ ہے۔ ہمارے پاس بہت سے مسلمان اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے شاگرد بھی ہیں۔ اسلئے ایک دوسرے کی قدر کرنا، اور ایک دوسرے کو نہ صرف برداشت کرنا بلکہ ایک دوسرے سے اچھی باتیں لے کر معاشرہ تشکیل دینا بہت ضروری ہے۔ اس پیغام کی آواز مزید بلند ہونی چاہئے اور دنیا میں پھیلنا چاہئے۔ یہ آج کی دنیا کی ضرورت ہے!

☆لیڈر آف دی البرٹا پارٹی اور کیلگری Elbow کی Legislative Assembly کے ممبر Gren Clark نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت ہی متاثر کن اور بروقت اور دنیا کے موجودہ حالات کے مطابق تھا۔ کیلگری اور کینیڈا کے لوگوں کو پتہ چلا ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ اور یہ بات ہمیں دوسروں تک بھی پہنچانی چاہئے۔ یہ پیغام باقی کینیڈین تک بھی پہنچنا انتہائی ضروری ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے۔ میری درخواست ہے کہ خلیفہ اپنے اس پیغام کو جاری رکھیں کیونکہ یہ محبت کو فروغ دینے اور نفرت کو مٹانے کا پیغام ہے۔

☆یونیورسٹی آف کیلگری کے ایک پروفیسر بھی اپنی اہلیہ کے ساتھ اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا: خلیفۃ المسیح کا پیغام امن کا پیغام تھا جو بہت ضروری ہے۔ ہم بنیادی طور ڈچ ہیں اور ہمارے ہاں کہاوت ہے کہ Unknown is Unloved یعنی جس چیز کا علم ہی نہیں اس سے محبت کیسے ہوسکتی ہے؟ یہی حال اسلام کا ہے۔ جب اسلام کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے تو وہ اچھا لگنے لگتا ہے۔ ہمیں آج حضور کو سننے کا موقع ملا ہے۔ آج سے اسلام کو ہم بہتر سمجھیں گے اور اسلام سے پہلے سے زیادہ محبت کریں گے۔

☆ایک عیسائی پادری بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا: احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن خداتعالیٰ کا کلام ہے اور یہ پرامن پیغام پر مشتمل ہے۔ میرے خیال میں آج خلیفۃ المسیح نے اس کی اچھی تشریح کی اور یہ بہت اچھا کام ہے جو کہ ایک دوسرے سے تعلقات پختہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ میرا جماعت کیلئے یہی پیغام ہے کہ اس کام کو جاری رکھیں اور باہر نکل کر بھی یہ پیغام پہنچائیں اور معاشرہ میں تعلقات کو بڑھائیں اور مضبوط تر کرتے چلے جائیں۔

☆ایک مہمان خاتون Lila Sherin جو کہ Legislative Assembly کی ممبر ہیں انہوں نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میرے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اس پروگرام میں شرکت کرنے کا موقع دیا گیا۔ خلیفۃ المسیح نے جو وقت یہاں ہمارے ملک میں گزارا ہے اس کا ہمارے ملک پر بہت خوشکُن اثر ہورہا ہے۔ میرے لیے بہت خوشی کی بات ہے کہ مجھے ایک ایسے عقلمند اور عاجز انسان سے ملنے کا موقع ملا جن کا پوری دنیا میں چرچا ہے جو اسلام کی اصل تعلیم کو اجاگر کرنے میں کوشاں ہیں۔ یہ ہے تو اسلام کا پیغام مگر ہر کلچر اس کو اپنا سکتا ہے۔

☆سابق ممبر آف البرٹا اسمبلی شیراز شفیق صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح کا پیغام عین وقت کا تقاضا ہے جبکہ دنیا میں دوریاں پیدا ہورہی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو دوریاں ختم کرتی ہے اور تعلقات بڑھاتی ہے جو اپنا ہاتھ آگے بڑھاتی ہے۔ خلیفہ نے آج جو پیغام دیا وہ انتہائی سادہ مگر انتہائی اہم تھا۔ ہمیں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا ہے جہاں امن پھیلے۔

☆ کیلگری کی AssemblyLegislative کے ممبر Bob Gill صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت مؤثر تھا اور اپنے اندر ایک رُعب لئے ہوئے تھا جس میں انہوں نے اسلام کی اصل تصویر دکھائی۔ خلیفہ کی شخصیت بہت ہی بارعب ہے اور جرأت مندانہ لیڈرشپ ہے جو کھل کے دنیا کو حقائق سے آگاہ کررہی ہے۔ جس دن خلیفہ کیلگری تشریف لائے میں بھی انہیں لینے گیا ہوا تھا اور تب زندگی میں پہلی بار میری خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔ میں ان کی بارعب شخصیت کو دیکھ کر گنگ سا ہوگیا تھا۔

☆تقریب میں شامل کونسلر ShabotAndre صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کی یہ تقریب بہت اچھا تجربہ تھا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آج سے پہلے مجھے نہ تو اسلام اور نہ ہی قرآن کا صحیح علم تھا۔ خلیفہ نے آج مجھے بتایا کہ اصل اسلام کیا ہے اور ابتدائی مسلمانوں نے جنگ کیوں کی تھی؟ خلیفہ نے مجھ پر واضح کردیا ہے کہ اسلامی تعلیمات حکمت سے پُر ہیں۔ عیسائی تعلیمات کے مطابق تو ایک گال پر طمانچہ کھانے کے بعد دوسرا آگے کردینا چاہئے۔ اسلئے میرا نہیں خیال کہ حضرت عیسیٰ پر خواہ کتنا بھی ظلم ہوتا وہ دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دیتے۔ لیکن اسلام کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیرہ سال تک مظالم برداشت کئے اور اس کے بعد قرآن کریم نے انہیں دفاعی جنگ کی اجازت دے دی۔ اس سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ عیسائیت حد سے زیادہ پُرامن مذہب ہے لیکن 'اسلام' انسانی فطرت سے مطابقت رکھنے والا مذہب ہے اور اس کی تعلیمات میں عیسائیت کی نسبت زیادہ حکمت نظر آتی ہے۔ میرا ذاتی خیال یہی ہے کہ ہروقت مار کھانے کیلئے تیار رہنے میں کوئی حکمت نہیں۔ ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان کو اپنا دفاع کرنا پڑتا ہے۔ اگر کوئی مجھ پر ایک یا دو دفعہ حملہ کرے تو شاید میں اپنا دوسرا گال بھی پیش کردوں لیکن جب وہ مجھ پر تیسری بار حملہ آور ہوگا تو میں اسکے آگے کھڑا ہوجاؤں گا اور اپنا دفاع کروں گا اور بنیادی طور پر یہی اسلامی تعلیم ہے۔

☆ایک غیر احمدی مسلمان خاتون صائمہ صاحبہ نے کہا: میں نے اب تک کینیڈا میں جتنی بھی تقاریب میں شرکت کی ہے، ان میں سے آج کی تقریب سب سے زیادہ شاندار تھی۔ آج کی یہ تقریب امن، برداشت، محبت اور وقار کا عکس پیش کررہی تھی۔ کاش کہ مسلم کونسل کے ممبران بھی اس تقریب میں شامل ہوتے تاکہ انہیں احمدیت کے بارہ میں پتہ چلتا اور ان کا تعصب ختم ہوتا۔ خلیفہ کا ہر لفظ اپنے اندر عجیب شان رکھتا تھا۔

☆ کیلگری پولیس کے ایک آفیسر Bob Richie نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کا یہ خطاب نہایت دلچسپ تھا۔ خلیفہ نے بتایا کہ اسلام کس طرح ملٹی کلچرازم کو فروغ دیتا ہے۔ ایک عظیم مسلمان لیڈر سے امن کا پیغام سن کر بہت ہی اچھا لگا۔ ہماری سوسائٹی میں اسی چیز کی ضرورت ہے۔ خلیفہ تمام لوگوں کو یکجا کررہے ہیں اور بین المذاہب ڈائیلاگ کو فروغ دے رہے ہیں۔ خلیفہ کی باتیں سیدھی میرے دل کو جاکر لگیں بالخصوص جب انہوں نے عالمی تعلقات کے حوالہ سے بات کی اور بتایا کہ ان مسائل کا کیسے حل نکل سکتا ہے اور انہوں نے قرآن کریم کے حوالے دے کر ثابت کیا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور مسلمانوں کو ہر حال میں صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے کی تعلیم دی گئی ہے خواہ دوسرے فریق کی نیت خراب ہی کیوں نہ ہو۔

☆ تقریب میں شامل ایک معمر دوست David Gaskin صاحب نے حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ تو صرف امن اور امن کا ہی پیغام تھا۔ خلیفہ نے یہ ثابت کردیا کہ اسلام سے خائف ہونا سراسر بیوقوفی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قرآن کسی قسم کے تشدد کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہمیں انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ خلیفہ نے یہ ثابت کردیا کہ 98 فیصد مسلمان اچھے لوگ ہیں اور اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں مگر صرف 2 فیصد ایسے ہیں جو اسلامی تعلیمات کے خلاف کام کررہے ہیں۔ اور اس چیز کو صرف اسلام کے ساتھ جوڑا نہیں جاسکتا بلکہ ہر مذہب میں 2 فیصد کے قریب ایسے لوگ ہوتے ہیں جو دوسروں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ شمالی آئرلینڈ کی تاریخ کو دیکھ سکتے ہیں جہاں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیوں نے کئی دہائیوں تک ایک دوسرے کی خونریزی کی کیا وہ عیسائیت کا قصور تھا؟ خلیفہ کے الفاظ حکمت سے پُر تھے۔ مجھے خاص طور پر خلیفہ کی یہ بات بہت پسند آئی کہ سیاستدانوں کو تفریق ڈالنے کی بجائے لوگوں کو متحد کرنا چاہئے۔ خلیفہ نے جس جنگ کے حوالہ سے خبردار کیا میں اب اس پر ضرور غور کروں گا۔

☆ کینیڈا کے indigenous لوگوں کے ایک راہنما Jason Goodstriker نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے پہلے کبھی قرآن پڑھنے کا موقع نہیں ملا تھا اور جس طرح خلیفہ نے قرآن کریم کے حوالہ جات بتائے وہ مجھے بہت اچھے لگے۔ مجھے احساس ہوا کہ قرآن کریم تو دانائی اور حکمت کی کتاب ہے جو وہی تعلیمات دیتی ہے جو ہم نے اپنے بڑوں سے سیکھی ہے۔ گو کہ ہم لوگ دنیا کے ایک دوسرے حصہ سے ہیں لیکن ہم بھی وہی زبان بولتے ہیں جو آپ لوگ بولتے ہیں یعنی امن کی زبان۔

☆ کینیڈا کی indigenous کمیونٹی کے ایک

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Prop.MirAhmedAshfaq
Cell: 9701226686, 7702164917,7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

ممبر Lee Crowchild نے کہا: مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفہ وقت نے نہایت ایمانداری اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام پر لگائے جانے والے اعتراض کہ ’اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے‘ کا مقابلہ کیا۔ مجھے یہ بھی بہت اچھا لگا کہ خلیفہ نے اسلامی صحیفہ سے حوالہ جات دے کر ثابت کیا کہ ایسے اعتراضات غلط ہیں۔ پھر خلیفہ نے جس طرح مغربی ممالک کو کہا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں ہتھیار مہیا کر رہے ہیں وہ بھی بالکل سچ ہے۔ خلیفہ نے اسلامی جنگوں کی حکمت بیان کرتے ہوئے ایک فقرہ کہا کہ ’’to stop hand of oppression‘‘ یہ فقرہ مجھے بہت پسند آیا۔ میں اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے خلیفہ ’ظلم اور تشدد‘ کا مطلب بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے میں نے محسوس کیا کہ خلیفہ ہماری تکلیف کو بڑی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

☆ایک مہمان Anila Lee Yeun صاحبہ نے کہا: مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفہ نے کینیڈا کے سابق وزیر اعظم کے سامنے مغربی دنیا کو بتایا کہ انہیں انصاف کرنا چاہئے اور دنیا کے مسائل میں اپنے کردار پر غور کرنا چاہئے۔ خلیفہ وقت نے بالکل درست فرمایا کہ دنیا کے مسائل کا ذمہ دار کسی ایک فریق کو نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

☆کونسلر Shane Keating نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا تعلق آئرلینڈ سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ تنازعات کی بہت سی وجوہات ہیں اور صرف مذہبی تعلیمات کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ خاص طور پر جو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلحہ کی تجارت کے حوالہ سے بات کی ہے کہ کس طرح یہ بہت ساری جنگوں کا باعث بن رہی ہے اور کتنی معصوم جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے، یہ بہت اہم بات ہے۔

☆Kelly صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: سچ بتاؤں تو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کس قدر اہم پروگرام میں شرکت کرنے جارہی ہوں۔ میں صرف اپنی دوست کو خوش کرنے آئی تھی لیکن میں بہت ہی خوش ہوں کہ میں آگئی۔ میں نے کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا جس میں ہر طرف مثبت سوچ ہو اور جماعت احمدیہ کے امام کا پیغام بہت ہی اعلیٰ ہے۔ مجھ جیسے کم علم کو بھی یہ بات اچھی طرح سمجھ آگئی ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو ہر قوم، نسل اور مذہب کو خوش آمدید کہتا ہے۔ چنانچہ ہمیں ہرگز اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم مسلمانوں کو بہتر طور پر جاننے کی کوشش کریں۔ غیر مسلم سکالرز کے جو حوالہ جات پیش کئے گئے وہ مجھے بہت اچھے لگے ہیں کہ کس طرح انہوں نے اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے اسلام کے پیغمبر کو امن پسند ثابت کیا ہے۔

☆ Carmen صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ: پرحکمت اور آنکھیں کھول دینے والا پروگرام تھا۔ میں عموماً بہت باتیں کرتی ہوں لیکن مجھے الفاظ نہیں مل رہے کہ میں اپنے تأثرات بیان کرسکوں۔ خلیفہ نے مجھے بہت متاثر کیا ہے، جس طرح سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا، سب کا شکریہ ادا کیا، یہ بہت دل موہ لینے والا انداز تھا۔ خلیفہ نے جو بہت ہی پرحکمت خطاب کیا اور بتایا کہ مسلمانوں کی طرف سے بھی غلطیاں ہو رہی ہیں اور اسی طرح غیر مسلم دنیا سے بھی غلطیاں ہو رہی ہیں اور یہ کہ ہمیں ایک دوسرے کی غلطیوں سے سیکھنا چاہئے نہ کہ ایک دوسرے پر الزام لگائیں۔ خلیفہ نے بتایا کہ کس طرح مسلمانوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ جنگ کریں اور جنگ کے دوران بھی انہوں نے معصوم لوگوں مثلاً مذہبی علماء یا معصوم خواتین اور بچوں پر حملہ نہیں کیا۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ کس طرح اقوامِ متحدہ کو جس طرح انسانیت کی حفاظت کرنی چاہئے تھی، وہ نہیں کر رہی۔ یہ باتیں بہت متاثر کُن تھیں۔

☆Bryan Littlechief صاحب اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: جس طرح خلیفۃ المسیح نے امن کے قیام پر اپنے خطاب کو مرکوز رکھا، یہ بہت ہی اچھا انداز تھا۔ میں اسلام کے بارے میں بہت کم جانتا تھا، ڈرتا تھا اور میڈیا میں منفی کوریج کی وجہ سے مخمصے کا شکار تھا۔ میں سوچا کرتا تھا کہ کیا قرآن واقعی فساد کی تعلیم دیتا ہے؟ آج بالآخر مجھے اپنے سوالات کا جواب مل گیا ہے۔ خلیفہ نے قرآنِ کریم کے حوالے پیش کئے اور ثابت کیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ پہلے میں جب بھی سفر کے دوران کسی مشرقِ وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے فرد سے ملتا تو ڈرتا تھا کہ وہ دہشتگرد حملہ نہ کردے، لیکن مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ اسلامی تعلیم سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خلیفہ نے جو پیغام دیا ہے، ہمیں اس پیغام کی بہت ضرورت ہے، کیونکہ دنیا میں بہت فساد پیدا ہو چکے ہیں۔ خلیفہ نے سب کو بتایا کہ ہمیں نفرت کا مقابلہ ہمدردی اور پیار سے کرنا ہے۔ خلیفہ بہت روحانی شخصیت ہیں۔

☆ Ehab Ali صاحب بیان کرتے ہیں: میں نَو مسلم ہوں اور یہ پہلا موقع ہے کہ میں احمدیوں کے کسی پروگرام میں شرکت کر رہا ہوں۔ مجھے آپ کے خلیفہ کی باتیں سن کر اور انہیں دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہاں صرف احمدیوں کا دفاع کرنے نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا دفاع کرنے آئے ہیں، اسلام کی تعلیمات کا دفاع کرنے آئے ہیں۔ لہٰذا یہ تمام مسلمانوں کے لئے خدمت ہے اور اس کیلئے میں خلیفہ کا احسان مند ہوں۔ خاص کر جس طرح خلیفہ نے قرآنِ کریم کی تعلیمات پیش کر کے ہمارے مذہب کا دفاع کیا ہے، یہ بہت ہی متاثر کن ہے، کیونکہ یہی کتاب ہماری مستند ترین کتاب ہے۔ آج مجھے قرآنِ کریم کی بہت سی آیات کی بہتر انداز میں سمجھ آئی ہے اور میں نے سیکھا ہے کہ یہ آیات کس طرح پیش کرنی ہیں۔ آپ کو ایسے پروگرام دنیا کے تمام حصوں میں کرنے چاہئیں۔

☆ Bravinder Singh Sahota صاحب بیان کرتے ہیں: میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مرزا مسرور احمد بہت ہی مخلص رہنما ہیں جو دنیا کے تنازعات کو کلیۃً ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس حوالہ سے ان کے الفاظ سچائی پر مبنی ہیں اور دنیا کی موجودہ صورتحال کی اہم ترین ضرورت ہیں۔ دنیا میں بہت بے چینی ہے کہ اسلام پرامن مذہب ہے یا انتہا پسندی کو فروغ دیتا ہے؟ اور کسی ایسی شخصیت کی ضرورت تھی، جو ان سوالات کے جواب دے اور دنیا کو حقیقت بتائے۔ تمام عالمِ اسلام میں خلیفہ کے علاوہ کوئی بھی ان سوالات کے جواب دینے کو تیار نہیں۔ آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ بتایا کہ اسلام شدت پسندی کو فروغ نہیں دیتا بلکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زندگی بھر جھگڑے سے اجتناب کیا اور جب ظلم کی انتہا ہوگئی تو اُس وقت دفاع کے طور پر جنگ کی۔ مجھے اب اسلام کی اصل تعلیمات سے آگاہی حاصل ہوئی ہے اور خلیفہ جیسی عظیم شخصیت کو دنیا بھر میں قیامِ امن کے لئے کوششیں کرتے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ جس طرح آپ نے مسلمان انتہا پسندوں کی کھل کر مذمت کی ہے۔ خلیفہ کے الفاظ نہایت سیدھے سادے لیکن جرأت اور حکمت سے بھرے ہوئے ہیں۔

کیلگری میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پروگراموں کی غیر معمولی کوریج ہوئی اور لکھوکھہا لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

کیلگری Calgary میں میڈیا کوریج

کیلگری میں دو مختلف پروگراموں کے ذریعہ میڈیا میں وسیع پیمانے پر کوریج ہوئی۔ پیس سمپوزیم میں درج ذیل میڈیا اداروں نے شمولیت کی اور کوریج دی۔

(1) سی.بی.سی نیوز (2) گلوبل نیوز (3) نیوز ٹاک 770 ریڈیو سٹیشن (4) اس کے علاوہ 7 دیگر ریڈیو سٹیشنز نے بھی کوریج کی۔

اس طرح پیس سمپوزیم کی کوریج کے ذریعہ مجموعی طور پر 1.5 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ پیس سمپوزیم کے علاوہ کیلگری میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک انٹرویو بھی ہوا اور ایک پریس کانفرنس کا بھی انعقاد ہوا جس میں درج ذیل میڈیا کے نمائندگان شامل ہوئے۔

کینیڈین پریس، دِی کیلگری ہیرالڈ، دِی کیلگری سن، میٹرو نیوز، سی.بی.سی نیوز کیلگری، گلوبل نیوز، سٹی ٹی.وی، ریڈیو کینیڈا، سی.بی.سی ریڈیو کیلگری، نیوز 660 اے.ایم، ریڈ ایف.ایم

علاوہ ازیں 660 نیوز ریڈیو اور سٹی ٹی.وی کے نمائندہ نے بھی سیّدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا انٹرویو لیا۔ اس طرح کیلگری میں اس انٹرویو اور پریس کانفرنس کے ذریعہ مجموعی طور پر 5 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

......☆......☆......☆......

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بھجوائیں۔ سیدنا حضور انور کی منظوری سے اس سال سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی ماہ اپریل سے شروع ہے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء میٹرک اور 2+ کے امتحانات ختم ہوتے ہی ریزلٹ آنے سے پہلے بھی ماہ اپریل، ماہ مئی، ماہ جون اور ماہ جولائی میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے قادیان آکر داخلہ ٹیسٹ دے سکتے ہیں۔ ریزلٹ آنے پر Mark Sheet جمع کروائی جاسکتی ہے۔ داخلہ کیلئے درج ذیل شرائط ہیں:

(1) میٹرک پاس طالب علم کیلئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔ (2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کیلئے Select کریگی۔ تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہونگے۔ (3) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔ (4) گریجویشن پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی ترجیح دی جائے گی۔

ضلعی امراء کرام، امراء جماعت، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلباء کا انتخاب کر کے اُنہیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تیاری کروائیں اور جلد سے جلد ایسے طلباء کے داخلہ فارم پُر کرا کر دفتر وقف نو بھارت میں بھجوائیں۔

داخلہ فارم بذریعہ mail منگوانے کیلئے ایڈریس:

qdnwaqfenau@gmail.com
In charge Waqf-e-Nau Department
Office Waqf-e-Nau India (Nazarat Taleem)
M.T.A Building, Civil Line, Qadian
Dist. Gurdaspur, Punjab, India (PIN-143516)
Contact : 01872-500975, 9988991775

(ناظر تعلیم وصدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

SEELIN
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telengana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

مکرم این کنج احمد ماسٹر صاحب پنگاڑی کیرالہ کا ذکر خیر

نوٹ: یہ مختصر مضمون مکرم معین احمد صدیق صاحب آف کیرالہ نے ملیالم زبان میں لکھا تھا جس کا ترجمہ مکرم صدیق اشرف علی صاحب نے اُردو میں کر کے بغرض اشاعت اخبار بدر کو بھجوایا۔(ادارہ)

مکرم این کنج احمد ماسٹر صاحب نہایت مخلص متقی اور بزرگ شخص تھے۔ بمقام پینگاڑی 15/مارچ 2017 کو اپنی بہن کے گھر میں 80 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت تقویٰ شعار، پرہیزگار، عبادت گزار اور خوش اخلاق بزرگ تھے۔ دین کی خدمت میں ہر وقت مصروف رہتے تھے۔ ہمیشہ جماعت کے کاموں میں پیش پیش رہتے۔ ہر چھوٹے بڑے سے نہایت خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے ملتے۔ مسکراہٹ ہمیشہ ان کے چہرے سے عیاں ہوتی تھی۔

آپ کو قرآن مجید سے بہت پیار تھا۔نہایت خوش الحانی سے قرأت کیا کرتے تھے۔کیرالہ کے تمام احمدی ان کی قرأت کے دلدادہ تھے۔قرآن مجید کے کافی حصے ان کو یاد تھے۔آپ نے ملیالم زبان میں قرأت کے قواعد پر مشتمل کتاب تیار کی تھی جو بعد میں لجنہ اماء اللہ پنگاڑی کی طرف سے شائع ہوئی۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ جو آپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں تحریر فرمایا تھا اس کا ملیالم ترجمہ کرنے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا۔آپ یہ قصیدہ نہایت خوش الحانی سے اکثر سنایا کرتے تھے۔احمدی احباب آپ کی ترنم بھری آواز کے دلدادہ تھے۔''الدعا'' کے نام سے معروف دعاؤں پر مشتمل ایک ملیالم کتاب بھی آپ نے تحریر فرمائی۔ قرآن مجید کے ملیالم ترجمہ کے کام میں محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب انچارج مبلغ کیرالہ کے معاون کے طور پر آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔

1960 میں آپ موگرال کے قریب ایک سرکاری اسکول میں بطور مدرس کام کر رہے تھے جب ایک احمدی مدرس مکرم موسیٰ ماسٹر صاحب مرحوم سے آپ کی ملاقات ہوئی۔انہوں نے مکرم مولانا عبداللہ صاحب مبلغ سلسلہ سے ان کی ملاقات کروائی۔ ان دنوں مکرم مولانا عبداللہ صاحب محترم صدیق امیر علی صاحب کے گھر ٹھہرے ہوئے تھے۔مکرم صدیق امیر علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ان کو پڑھنے کیلئے دی۔آپ نے پہلی بار مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تصویر اس کتاب میں دیکھی۔آپ نے غیر احمدی مسجد میں قیام کے دوران سب سے چھپ چھپا کر اس کتاب کا مطالعہ کیا اور دل ہی دل میں احمدی ہو گئے۔انہی دنوں میں موگرال جماعت کی مسجد پر غیر احمدیوں نے حملہ کیا اور پتھراؤ کر کے بہت سے احمدیوں کو لہولہان کر دیا۔ اس موقع پر محترم ماسٹر صاحب، مولانا عبداللہ صاحب کے ہمراہ مکرم صدیق امیر علی صاحب کے مکان پر موجود تھے۔انہوں نے احمدیوں کو سر سے پاؤں تک لہولہان مسجد سے لوٹتے ہوئے دیکھا تو انکا ایمان اور پختہ ہو گیا۔جب ان کے رشتہ داروں نے دیکھا کہ ماسٹر صاحب احمدیوں کے زیر اثر آگئے ہیں تو انہوں نے ماسٹر صاحب کو گھر میں نظر بند کر دیا۔ایک رات مخالفوں کی نظر بچا کر پینگاڑی پہنچ گئے اور محترم مولانا عبداللہ صاحب مرحوم کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔صدیق امیر علی صاحب کہا کرتے تھے کہ موگرال مسجد پر غیر احمدیوں کے حملہ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے بطور ایک شیریں پھل ماسٹر صاحب کی شکل میں جماعت کو عطا کیا۔

محترم مولانا عبداللہ صاحب کی خاص توجہ اور تربیت کے نتیجہ میں ماسٹر صاحب نے اخلاص اور تقویٰ میں خوب ترقی کی۔محترم مولانا صاحب نے اپنی نواسی سے ان کی شادی کروائی۔ یہ شادی ان دونوں کیلئے روحانی ترقی کا باعث ہوئی۔حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب 2008 میں کیرالہ تشریف لائے تو ان دنوں کنج احمد ماسٹر صاحب کنانور ضلع کے امیر کے عہدہ پر فائز تھے اور ان کی اہلیہ بی طاہرہ صاحبہ لجنہ اماء اللہ کیرالہ کی صوبائی صدر کے عہدہ پر فائز تھیں۔ان کو لجنہ اماء اللہ کیرالہ کی جانب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کا شرف حاصل ہوا۔

کنج احمد ماسٹر صاحب ناظم مجلس انصار اللہ کیرالہ کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے ہیں۔ 1989 میں جب کوڈیتھور کے مقام پر غیر احمدیوں کے ساتھ تاریخی مباہلہ ہوا تو جماعت کی طرف سے جو 40 احباب اس میں شامل ہوئے تھے اس میں ماسٹر صاحب بھی مع اہلیہ شامل تھے۔

ماسٹر صاحب کو اسی سال ربوہ جانے کا بھی موقع ملا۔امیر جماعت پینگاڑی کی حیثیت سے بھی ان کو خدمت کرنے کا موقع ملا۔علاوہ ازیں پنگاڑی جماعت کے قائد اور زعیم انصار اللہ کے طور پر بھی موصوف کو خدمت کی توفیق ملی۔50 سال تک کسی نہ کسی رنگ میں پینگاڑی جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبر رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

گورنمنٹ اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر کام کرتے ہوئے 1994 میں ریٹائر ہوئے۔ 2007 میں ان کو افراد خاندان کے ہمراہ عمرہ کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔2004 میں UK جلسہ میں شرکت کی۔آپ کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا اس وجہ سے جماعت کی دعوت الی اللہ کی ٹیم میں ہمیشہ شامل رہنے کی کوشش کرتے۔تبلیغ کے سلسلہ میں کیرالہ کے اندر اور باہر سفر کرتے اور سفر کے دوران قرآن کریم کا درس دیتے تھے۔مرحوم تہجد کے پابند تھے۔ جب تک صحت قائم رہی باجماعت نماز کے باقاعدگی سے پابند رہے۔قرآن کریم کی تلاوت اور اس کو پڑھنے پڑھانے میں بہت مگن تھے اور کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ لگن ماں کی تربیت سے حاصل ہوئی ہے۔اپنے بچوں میں بھی اس کو قائم کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ بی طاہرہ صاحبہ، دو بیٹے مکرم مبشر احمد، مکرم مصدق اور ایک بیٹی مکرمہ شاہدہ منعم یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب شارجہ میں ہیں اور دوسرے بیٹے مصدق صاحب آجکل بنگلور جماعت کے امیر کے عہدہ پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔بیٹی شاہدہ منعم صاحبہ کے ساتھ آپ قیام پذیر تھے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

مکرم محمد عرفان اللہ احمدی صاحب مرحوم آف بنگلور کا ذکر خیر

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

افسوس! مکرم محمد عرفان اللہ صاحب احمدی مرحوم آف بنگلور 7/جنوری 2017 بروز ہفتہ وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم کی پیدائش 31/مارچ 1949 کی ہے،آپ حضرت موسیٰ رضا صاحب مرحوم جو کہ بنگلور جماعت کے سب سے پہلے احمدی تھے، کے پڑپوتے اور مکرم بی.ایم.عبدالرحیم صاحب مرحوم کے پوتے اور محترم محمد صبغت اللہ صاحب مرحوم کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں ایک سال تعلیم حاصل کی۔ جماعت سے بے انتہاء محبت کرنے والے خلافت کی دل وجان سے اطاعت کرنے والے وجود تھے۔لندن میں کافی عرصہ رہنے کا موقع ملا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔فرانس سے وکالت کی تعلیم مکمل کی۔

1993 میں خاکسار کا ایک اہل حدیث عالم مکرم عبد الرشید صاحب سے رابطہ ہوا موصوف کو سینکڑوں احادیث زبانی یاد تھیں۔اُنہیں ان کے مدرس کے عہدے سے فارغ کر دیا گیا تھا، مالی لحاظ سے کافی پریشان تھے۔ جب محمد عرفان اللہ صاحب احمدی سے خاکسار نے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے مالی تعاون بھی کیا اور اپنے گھر کٹلی گیٹ بنگلور میں کئی مہینے رکھا۔جب وہ اہل حدیث عالم اپنی ملازمت کے سلسلہ میں گجرات جانے لگے تو کہنے لگے میں احمدی بنوں یا نہ بنوں مگر یہ بات میں سب کو کہوں گا کہ احمدی لوگ آج سب سے زیادہ توحید کے قائل ہیں اور ساتھ ہی اپنے دوست حافظ دلکش صاحب سے رابطہ کروا گئے۔محترم حافظ دلکش صاحب بنگال کے رہنے والے تھے اور جلد سازی کا کام کیا کرتے تھے غیر احمدی محلے میں ان کی دُکان تھی۔محمد عرفان اللہ صاحب احمدی مرحوم گھنٹوں ان کی دکان میں بیٹھ کر اُنہیں تبلیغ کیا کرتے تھے اس طرح درجنوں لوگوں تک ہر دن احمدیت کا پیغام پہنچاتے اور یہ سلسلہ چھ مہینے سے زائد عرصہ تک چلتا رہا۔

1994 میں مولانا حکیم محمد دین صاحب قادیان سے بنگلور تشریف لائے۔محمد عرفان اللہ صاحب احمدی مرحوم نے تبلیغ کی غرض سے بنگلور کے محلہ شیواجی نگر سے پانچ مولویوں کو بلوایا۔اس علاقہ میں شدید مخالفت ہے۔ان مولویوں نے بات کیا کرنی تھی بد اخلاقی پر اتر آئے۔جب ان کو چائے دی گئی تو ایک مولوی کہنے لگا کہ ہم قادیانیوں کی چائے نہیں پیتے۔پھر مجلس برخاست ہوگئی۔اس بات کا محمد عرفان اللہ صاحب احمدی مرحوم کی طبیعت پر خاص اثر ہوا۔مجھ سے کہنے لگے کہ مولانا حکیم محمد دین صاحب کی میرے والد صاحب اور ہم سب بہت عزت کرتے ہیں اور ان مولویوں نے مولوی صاحب سے بد اخلاقی کی ہے۔چند مہینوں کے بعد ان مولویوں میں سے ایک مولوی جو بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہا تھا اس کے پیر میں زخم ہوا اور پورا پیر کاٹ دیا گیا۔ایک بار آپ نے اپنے لئے ایک کار خریدی۔ کار لیکر سب سے پہلے خاکسار کے پاس آئے اور ساتھ مٹھائی بھی لائے اور کہنے لگے کہ میں نے یہ اس لئے لی ہے کہ اپنے گھر رچمنڈ ٹاؤن سے مسجد ولسن گارڈن فجر کی نماز میں ہر دن آؤں گا۔ایک دن مجھے کہنے لگے کہ میں قرآن کریم اٹک اٹک کر پڑھتا ہوں فجر کی نماز کے بعد ہر دن دو رکوع ترجمہ کے ساتھ آپ مجھے پڑھائیں۔اس وقت آپ کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی۔مرحوم تبلیغ کا بے انتہاء شوق رکھنے والے تھے۔بُک فیئر میں سارا سارا دن دیوانہ وار تبلیغ کیا کرتے تھے اردو اور انگلش میں مہارت حاصل تھی۔

دو سال قبل دل کا دورہ پڑا علاج معالجہ جاری رہا اور بالآخر مورخہ 7/جنوری 2017 کو اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔مرحوم نے اہلیہ محترمہ شاہینہ عرفان صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم فرقان احمد احمدی اور مکرم لقمان احمد احمدی اور ایک بیٹی عزیزہ امۃ السلام لبنہ یادگار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ بنگلور میں لوکل سیکرٹری اور سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کا موقع دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک کی تھی کہ پچاس فیصد کمانے والے افراد جماعت وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوں۔مرحوم دل وجان سے افراد جماعت کو وصیت کے نظام سے جوڑنے کی کوشش کرتے رہے۔اہلیہ اور دونوں بیٹوں کو بھی وصیت کے نظام میں شامل کیا۔ بوقت وفات مرحوم سیکرٹری وصایا کے عہدے پر خدمت بجالا رہے تھے۔مورخہ 8/جنوری 2017 کو بعد نماز عصر قادیان میں محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اعلان نکاح

مورخہ 18/مارچ 2017 بروز ہفتہ عزیزہ نزہت وسیم صاحبہ بنت مکرم محمد شاہد وسیم صاحب آف الٰہ آباد (یوپی) کے نکاح کا اعلان دو لاکھ گیارہ ہزار روپئے حق مہر پر ہمراہ مکرم نصر اللہ خان صاحب ولد مکرم رحمت اللہ خان صاحب مرحوم آف دہلی، خاکسار نے کیا۔اسی روز عزیزہ نزہت وسیم صاحبہ کی تقریب رخصتی عمل میں آئی۔مورخہ 20/مارچ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔قارئین کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔نیز عزیز نصر اللہ خان صاحب اپنے مرحوم والدین مکرم رحمت اللہ خان صاحب اور والدہ مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(عنایت اللہ، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8164: میں راحت النساء زوجہ مکرم مبشر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 10 تولہ، حق مہر: -/25,000۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق — الامۃ: راحت النساء — گواہ: اختر الدین

مسل نمبر 8165: میں خالدہ بیگم زوجہ مکرم سرور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار الفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1.5 بھری 22 کیریٹ، حق مہر: -/14,500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق — الامۃ: خالدہ بیگم — گواہ: محمد ندیم انور

مسل نمبر 8166: میں امۃ السمیع زوجہ مکرم طاہر محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن دار الانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 بھری 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 250 گرام، حق مہر: -/43,175 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق — الامۃ: امۃ السمیع — گواہ: شیخ کرشن احمد

مسل نمبر 8167: میں عقیلہ کوثر بنت مکرم محمد فیروز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن دار الانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1/2 بھری 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 5 بھری۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق — الامۃ: عقیلہ کوثر — گواہ: فضل الحق خان

مسل نمبر 8168: میں سائرہ بانو زوجہ مکرم عبد الرحمن صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی، ساکن دار الفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 چین 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق — الامۃ: سائرہ بانو — گواہ: فضل الحق خان

مسل نمبر 8169: میں عبد الواحد خان ولد مکرم سلامت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8363 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق — العبد: عبد الواحد خان — گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر 8170: میں امۃ السمیع زوجہ مکرم شیخ صالح صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار السلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 6 بھری 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 15 بھری، حق مہر: -/50,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق — الامۃ: امۃ السمیع — گواہ: محمد ندیم انوار

مسل نمبر 8171: میں ہاجرہ بیگم زوجہ مکرم منور احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار البرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم/دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 70 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 20 گرام، حق مہر: -/20,525 روپئے بذمہ خاوند، ناک کا ایک ڈائمنڈ ٹوپ انداً قیمت -/20,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد خان — الامۃ: ہاجرہ بیگم — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8172: میں روشنا بیگم زوجہ مکرم فرید احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن دار الفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 25 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 20 گرام، حق مہر: -/55,555 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق — الامۃ: روشنا بیگم — گواہ: محمد ندیم انور

مسل نمبر 8173: میں محمد فیروز ولد مکرم محمد ظفر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن دار الانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 2 بھائیوں میں مشترکہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/22,800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق — العبد: محمد فیروز — گواہ: اختر الدین

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 ر فروری 2017 بروز سوموار نماز ظہر سے قبل محمود ہال (مسجد فضل لندن) میں تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

۞ مکرم رشید حسین صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم آف محمد آباد اسٹیٹ سندھ، حال ریڈنگ یوکے)

21 ر فروری 2017ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پاکستان میں اپنی جماعت میں سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم پرویز احمد صاحب سابق امیر جماعت محمد آباد سندھ کے بھائی اور مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب (نیشنل سیکرٹری تحریک جدید یوکے) کے بہنوئی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ڈاکٹر مظفر احمد بھٹی صاحب (نیروبی، کینیا)

11 ر نومبر 2016ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، خلافت کے ساتھ محبت کا تعلق رکھنے والے، ہمدرد اور بہت سی خوبیوں کے مالک نیک انسان تھے۔ آپ کینیا کے پہلے قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور پھر پہلے صدر مجلس انصار اللہ بھی رہے۔ نیشنل مجلس عاملہ کینیا میں بطور سیکرٹری مال اور سیکرٹری جائیداد بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے کینیا کی ایک جماعت میں مسجد بھی بنوائی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حکم پر ہومیوپیتھی میں ڈگری حاصل کی اور بہت سے مریضوں کا مفت علاج کیا۔ آپکو حج اور عمرہ کی سعادت بھی ملی۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرمہ غسا موو ارسیمہ فاتحہ صاحبہ (آف تاتارستان)

یکم ر اکتوبر 2016ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت گزار، بہت ہمدرد، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(3) مکرم خلیل احمد اختر صاحب (آف یو ایس اے)

یکم ر فروری 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑنواسے تھے۔ آپ کو خلافت اور جماعت سے والہانہ محبت تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو افریقہ میں بطور مبلغ بھیجا۔ جہاں آپ نے 1954ء سے 1959ء تک خدمت کی توفیق پائی۔ پاکستان میں سروس کے دوران کراچی، پشاور اور لاہور میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1997 میں امریکہ منتقل ہوئے اور ایٹلانٹا (جارجیا) میں خدام کی تربیت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم داؤد احمد تھیم صاحب ایڈووکیٹ (آف ڈیرہ غازی خان)

5 ر فروری 2017ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت حکیم عبد الخالق صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ آپ کے دادا نے ڈیرہ غازیخان میں مسجد بھی تعمیر کروائی۔ آپ کافی عرصہ ضلع ڈیرہ غازیخان کے نائب امیر رہے۔ کچھ عرصہ قائمقام امیر کے فرائض سرانجام دینے کی بھی توفیق ملی۔ پیشے کے لحاظ سے آپ وکیل تھے اس لئے جماعتی مقدمات میں بھی پیش ہوتے رہے۔ بہت ملنسار، ہمدرد، مخلص اور نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم نسیم احمد طاہر صاحب (ابن مکرم محمد ذکاء اللہ خان صاحب مرحوم، ناصر باغ، جرمنی)

10 ر دسمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب رضی اللہ عنہ اور نانا حضرت چوہدری نعمت اللہ گوہر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ جرمنی میں آپ کو 12 سال شعبہ امور عامہ میں خدمت کی توفیق ملی جس میں سے تقریباً 4 سال آپ نیشنل سیکرٹری امور عامہ بھی رہے۔ بہت ملنسار، ہمدرد، خدمت گزار اور خوش اخلاق انسان تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم مبارک احمد صاحب (کارکن دفتر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ، ربوہ)

14 ر فروری 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، انتہائی شریف النفس اور مخلص انسان تھے۔ دفتر کے سارے عملے سے پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(7) مکرم محمد عرفان اللہ صاحب احمدی (ابن مکرم صبغۃ اللہ صاحب احمدی مرحوم، بنگلور، انڈیا)

7 ر جنوری 2017ء کو مختصر علالت کے بعد 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے پڑدادا محترم موسیٰ رضا صاحب مرحوم نے 1904ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو اور نیک انسان تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنے کا بہت شوق تھا اور کئی دفعہ ان کا مطالعہ کر چکے تھے۔ بدر اخبار کا بھی بڑی باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ آپ پچھلے پانچ سال سے بنگلور جماعت کے سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بنگلور کی مسجد کی تعمیر میں بھی خصوصی کام کرنے کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبد الرشید صاحب حیدر آبادی (کارکن ایم ٹی اے و صدر جماعت نارتھ لندن) کے برادر نسبتی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping - Rental Plants - Exports - Imports

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association . USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

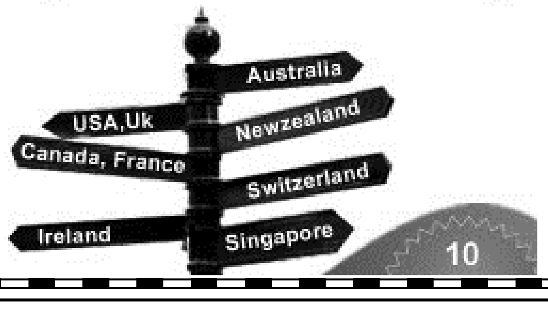

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

ایک دلچسپ تبلیغی رپورٹ

جلسہ سالانہ قادیان 2016 میں شمولیت کے بعد خاکسار اپنے بھائی سید عبدالنقی صاحب اور ان کی اہلیہ کے ساتھ 2/جنوری 2017ء کی رات امرتسر سے بھاگلپور واپسی کیلئے بذریعہ ریل سفر کر رہا تھا۔ میرے سامنے والے برتھ پر جسپریت سنگھ صاحب آف امرتسر بھی اپنی والدہ اور بہن کے ساتھ پٹنہ میں گرو گوبند سنگھ جی مہاراج کے 300 سال پورا ہونے پر بہار سرکار کے ذریعہ منعقد ہونے والے ''پرکاش اُتسو'' میں شمولیت کیلئے سفر کر رہے تھے۔ برادرم شاہ محمود احمد صاحب آف ''گیا'' بھی اسی ٹرین میں تھے۔ آپ بھی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹرین میں کثرت سے سکھ بھائی پٹنہ کیلئے سفر کر رہے تھے۔ چنانچہ ڈبّے کے مذہبی ماحول کے پیش نظر خاکسار نے مذہب کی اہمیت اور پھر ہستی باری تعالیٰ کے متعلق بات شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈبّے میں موجود اکثر سکھ بزرگ اور نوجوان اس ناچیز کے پاس اکٹھے ہو گئے اور میری باتوں میں دلچسپی لینے لگے۔ خاکسار نے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر مختصر تقریر کی اور اس کو تمام بنی نوع انسان اور ہر چیز کا خالق و مالک بتاتے ہوئے آپسی بھائی چارہ اور اتحاد و اتفاق پر روشنی ڈالی۔ دیگر مذہبی کتب کا بھی خاکسار نے حوالہ دیا۔ نیز مذہب کے نام پر آج ہو رہے خون خرابے کی حقیقت بھی بتائی۔ اس پر سبھی مسافر خصوصاً سکھ برادران اس ناچیز خادم سلسلہ کے گرویدہ ہو گئے۔ وہ سبھی میری بات سے متفق نظر آئے کہ سبھی مذاہب کے بانیوں کو سچّا قبول کرتے ہوئے ان کے ماننے والوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنا چاہئے، تب ہی دنیا میں مستقل امن و شانتی بحال ہو سکتی ہے۔ میں نے انہیں خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس ضمن میں عالمی سطح پر لگا تار کی جا رہی کوششوں اور خصوصاً آپ کی کتاب 'ورلڈ کرائسس اینڈ پاتھوے ٹو پیس' کے بارے میں بھی بتایا اور موجودہ سیاسی اور مذہبی عالمی بے چینی کا بھی تفصیل سے ذکر کیا جس کا موجود سبھی لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ سبھی مسافروں نے اُترتے ہوئے خاکسار سے ملاقات کی اور میرے مذہبی خیالات پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔ میرے ساتھ سفر کر رہے جسپریت صاحب نے جاتے ہوئے میرا فون نمبر بھی لیا اور دوبارہ قادیان آنے پر ملاقات کی دعوت دی۔ دوبارہ ملاقات ہونے پر میں نے انہیں قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ دینے کا وعدہ کیا۔

خاکسار فروری 2017 میں مجلس شوریٰ میں شمولیت کیلئے قادیان پہنچا۔ شوریٰ کے بعد خاکسار نے مکرم جسپریت صاحب سے فون پر رابطہ کیا۔ انہوں نے خاکسار کے قادیان آنے پر خوشی کا اظہار کیا اور امرتسر اپنے گھر پر آنے کی دعوت دی۔ خاکسار نے گولڈن ٹمپل میں ملاقات کرنے کو کہا جس پر وہ راضی ہو گئے۔ 4/مارچ 2017 کو قریب دو بجے دن میں خاکسار اپنے دو بھتیجوں محمد ثاقب اور سید عبدالباری کو لیکر گولڈن ٹمپل امرتسر پہنچا وہاں مکرم جسپریت سنگھ جی اور ان کے ساتھی ہم لوگوں کا انتظار کر رہے تھے۔ جسپریت سنگھ صاحب کے والد شری جگجیت سنگھ جگّی، گولڈن ٹمپل کے شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کے اسسٹنٹ سیکرٹری ہیں۔ جسپریت سنگھ نے ہم لوگوں کی ملاقات اپنے والد صاحب سے گولڈن ٹمپل کے آفس میں کرائی۔ خاکسار نے حسبِ وعدہ قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ ان کی خدمت میں تحفتاً پیش کیا جسے انہوں نے بہت احترام کے ساتھ قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔ خاکسار نے اُن سے گرو گرنتھ کے ہندی ترجمہ کی خواہش کا اظہار کیا جس پر انہوں نے خاکسار کو فراہم کرنے کا وعدہ کیا۔ اس ملاقات کے بعد ہم لوگوں نے گولڈن ٹمپل اور جلیاں والا باغ کی سیر کی بعدہ خاکسار شام کی ٹرین سے امرتسر سے بھاگلپور کیلئے روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری تبلیغی مساعی کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین

(محمد عبدالباقی، امیر ضلع بھاگلپور، مونگیر، بانکا، صوبہ بہار)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

سال جب وہ صدر لجنہ ربوہ رہی ہیں تو یہ سیکرٹری صنعت و تجارت اور نائب صدر کے طور پر ان کے ساتھ کام کرتی رہیں اور ہمیشہ بڑی خوش دلی سے اور بڑی عاجزی سے بڑی اطاعت سے کام کیا اور جو بھی ان کے ذمہ کام لگایا گیا اس کو انہوں نے بڑی بشاشت سے سرانجام دیا۔ ان کے خاوند مکرم مرزا خورشید احمد صاحب کہتے ہیں کہ ایک واقف زندگی کی بیوی ہونے کا حق ادا کیا۔ میرے سے کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا بچوں کی تربیت کا خیال رکھا اور یہی تربیت کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ بیٹوں میں سے چار واقف زندگی ہیں۔ اور پھر اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ گھر میں موجود ملازمین کے بچوں کو بھی بڑے احسن رنگ میں رکھا اگر کوئی قرآن شریف نہ پڑھا ہوا ہوتا تو اسے قرآن کریم پڑھاتیں۔

ان کی ایک نند جو میری بھابی بھی ہیں وہ لکھتی ہیں کہ ہمارا ان سے تعلق بالکل ویسا ہی تھا جیسے ایک ماں کا اپنی بیٹیوں سے ہوتا ہے۔ والدہ محترمہ کی وفات کے بعد ہم سب کا بہت خیال رکھا۔ کئی بچیوں کو اپنے گھر میں پالا اور ان کی ہر طرح سے دینی اور دنیاوی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا۔ ان کی ایک سب سے چھوٹی نند لکھتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ ان سے پوچھا کہ کتنی عمر سے آپ نے تہجد پڑھنی شروع کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ میں بارہ سال کی عمر سے باقاعدہ تہجد پڑھ رہی ہوں۔ چھ بہوئیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ایک سے ان کا بہترین سلوک تھا اور ہر ایک کو بیٹیوں کی طرح رکھا ہوا تھا۔

میری چھوٹی ہمشیرہ امۃ القدوس صاحبہ لکھتی ہیں کہ انسان کے عمل میں کمی بیشی تو ہوتی رہتی ہے تاہم ان کی گھٹی میں یہ چیز شامل تھی کہ قرآن و حدیث کے ساتھ بہت تعلق تھا۔ نیکی تو گویا ان کی سرشت میں داخل تھی۔ جب دیکھتیں کہ ہماری روایات اور تعلیم کے خلاف بات ہوئی ہے تو کھل کر اس کے خلاف بولتی تھیں۔

ان کے بیٹے نے لکھا کہ خلافت سے پہلے جو آپ سے تعلق تھا وہ اور تھا اسکے بعد کہنے لگیں کہ بھتیجے کا رشتہ ختم ہو گیا اب صرف خلافت کا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ پھر یہ بیٹا لکھتا ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کی اطلاع آئی تو ہم سب لوگ نماز کے لئے مسجد گئے ہوئے تھے اور ہماری امی بھی بڑے صدمہ میں تھیں تو اس وقت میری بڑی بھابی نے اونچا رونا شروع کیا تو امی نے اسے کہا کہ خاموش ہو جاؤ اس وقت جماعت پر ابتلاء کا وقت ہے اور یہ دعاؤں کا وقت ہے اس وقت دعائیں کرو۔ رضاعی رشتوں کا بڑا خیال رکھنے والی تھیں۔ تو یہ بہت سارے اوصاف تھے ان میں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں میں بھی یہ اوصاف جاری فرمائے اور خلافت سے وفا کا تعلق ان کا ہو اور اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ان مرحومین کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Zaid Auto Repair
زیدآٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 20 April 2017 Issue No. 16

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

محترم پروفیسر ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب شہید مرحوم (پاکستان)، محترم مولوی ایچ. ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ (انڈیا)

محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (پاکستان) کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

ہر ایک کی سیرت کے جو پہلو ہیں وہ ایسے ہیں جو مَنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ کا مصداق ان لوگوں کو بناتے ہیں

جو اپنے عہدوں اور اپنی نیتوں اور ارادوں کو پورا کرنے والے لوگ تھے، جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی زندگیاں بسر کیں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 14/اپریل 2017 بمقام فرینکفرٹ (جرمنی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی امور کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا: آج کے خطبہ کے لئے پہلے تو میں نے کچھ اور مضمون لیا تھا لیکن پھر بعض مرحومین کا جنازہ پڑھانا تھا۔ ان کی کچھ باتیں سامنے آ گئیں اس لئے آج میں نے سوچا ہے کہ انہی کا ذکر کروں گا جن میں سے ایک شہید ہے ایک مربی سلسلہ ہے اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔ ان لوگوں کے بعض اوصاف ایسے ہیں جو جماعت کے ہر طبقے کے لئے نیک مثال ہیں اور یہی ایسی باتیں ہیں جو ہم میں سے بہتوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں بہت سوں کے لئے ان میں سبق ہیں۔ پس میں نے مناسب سمجھا کہ بجائے ان مرحومین کے مختصر ذکر کے کچھ کھول کر ان کے بارے میں بیان کروں۔ ہر ایک کی سیرت کے جو پہلو میرے سامنے لائے گئے ہیں یا جو مجھے علم تھے وہ ایسے ہیں جو مَنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ کے مصداق ان لوگوں کو بناتے ہیں۔ جو اپنے عہدوں اور اپنی نیتوں اور ارادوں کو پورے کرنے والے لوگ تھے۔ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی زندگیاں بسر کیں اور اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان میں سے پہلے ہمارے شہید بھائی پروفیسر ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب ہیں جو گزشتہ جمعہ شہید کئے گئے۔ پروفیسر ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب شیخ سلطان احمد صاحب لاہور کے بیٹے تھے۔ ان کی عمر 68 سال تھی گزشتہ جمعہ یہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اپنی کار میں بیت التوحید جا رہے تھے کہ راستے میں ایک موٹر سائیکل سوار معاند احمدیت نے فائرنگ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ شہید مرحوم کے دادا مکرم شیخ عبدالقادر صاحب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لدھیانہ تشریف آوری کے زمانے میں ہوا۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے تہجد گزار اور مہمان نوازی اور خدمت خلق کرنے والے، عہدیداران کی اطاعت کرنے والے، نیک مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتے اور نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ بلند اخلاق اور ملنسار ہونے کی وجہ سے اپنے سٹوڈنٹ اور ساتھی پروفیسروں میں یکساں مقبول تھے۔ اپنے ساتھی پروفیسروں کو گھر پہ کھانے پہ بلا لیا کرتے تھے اور جماعت کا مؤثر انداز میں تعارف کرواتے۔ اس وجہ سے بعض اوقات آپ کو دھمکیاں بھی ملتی تھیں لیکن کبھی پرواہ نہیں کی بلکہ کہا کرتے تھے یہ تو معمولی بات ہے۔ بچپن سے ہی شہید مرحوم کو جماعتی خدمت کا جذبہ بہت زیادہ تھا اور جماعتی اور تنظیمی سطح پر مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ حلقہ سبزہ زار میں رہائش پذیر ہونے کے بعد حلقہ کے صدر اور نائب زعیم اعلیٰ کے طور پر احسن رنگ میں خدمت کی توفیق ملی۔ اس سال آپ کی تقرری بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ امارت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہوئی تھی اور بڑے اچھے انداز میں آپ نے اپنی دعوت الی اللہ کا آغاز کیا تھا پروگرام بنائے تھے۔ ان کے بھائی کہتے ہیں کہ ہمارے بھائی ہم پر سبقت لے گئے۔ خاندان کا نام روشن کیا شہادت کے مرتبہ کو پا کر خاندان کے پہلے شہید بن کر ہم سب کے لئے ہمیشہ کے لئے مثال چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کے چھ بھائی اور ایک بہن ہیں جو سارے تقریباً باہر ہی ہیں۔

دوسرے مرحوم جن کا ذکر کرنا ہے وہ مکرم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری انڈیا ہیں۔ 7/اپریل 2017ء کو دریائے گوداوری میں ڈوب جانے سے 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حادثہ کے روز آپ مکرم امیر صاحب سکندرآباد اور احباب جماعت کے ساتھ بانگل پوڑی جماعت میں نماز فجر کے بعد دریا پر گئے۔ اچھی تیراکی جانتے تھے۔ وہاں بعض احباب کے ساتھ تیراکی کے دوران لاپتا ہو گئے پھر مچھیروں کی مدد سے ایک گھنٹہ کی تلاش کے بعد دریا کے کنارے ان کی لاش ملی۔ مرحوم کے والد مکرم اے. شاہ الحمید اپنے علاقے کاواشیری کیرالہ کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ انہی کے ذریعہ وہاں جماعت قائم ہوئی جبکہ آپ کی والدہ ابتدائی احمدیوں میں سے تھیں۔ مرحوم 2000ء میں قادیان سے فارغ التحصیل ہو کر صوبہ آندھرا اور تلنگانہ میں مختلف جگہوں پر کامیاب مبلغ کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ وفات کے وقت بطور مبلغ انچارج ضلع ایسٹ گوداوری تعینات تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ بعض ایسی جگہوں پر بھی رہنا پڑا جہاں صرف جماعتی سینٹر قائم تھے وہاں پر اہلیہ اور بچوں کو لے کر نماز پڑھا کر درس دیتے تھے اور یہ سلسلہ وفات سے ایک روز پہلے تک جاری رکھا۔ مربیان کے لئے مبلغین کے لئے اس میں سبق ہے کہ اگر جماعتیں دور دور کی ہیں کوئی نہیں بھی آتا تب بھی نمازیں باجماعت ہونی چاہئیں چاہے اپنے گھر والوں کے ساتھ پڑھیں۔ پھر ان کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ جب آپ کاماریڈی میں متعین تھے تو وہاں لیف لٹس تقسیم کرنے پر آپ کی مخالفت بڑھ گئی پکڑے گئے مخالفین نے خوب مارا پیٹا لیکن آپ محض اللہ کے فضل سے بال بال بچ گئے۔ اہلیہ کہتی ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ یہاں تو بڑے خطرناک حالات ہیں کیرالہ میں تبادلہ کی درخواست کر دیں کیونکہ آپ کی دشمنی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے تو کہنے لگے کہ ٹھیک ہے میں دشمنی کا حوالہ دے کے مرکز کو لکھوں گا مرکز شاید تبادلہ بھی کر دے لیکن یہاں کے مقیم احمدیوں کا کہاں تبادلہ کریں گے ان کے لئے تو دشمنی اسی طرح قائم ہے تو کہتے ہیں مخالفت سے ڈر کے جانا یہ صحیح بات نہیں ہے۔ ہمیں اپنے وقف کے عہد کو پورا کرنا چاہئے ہم وقف کر کے آئے ہیں اور جیسے بھی حالات ہیں ہمیں یہاں رہنا ہے۔ یہی کہا کرتے تھے کہ اگر شہادت کی توفیق مل گئی تو پھر اس سے بڑا انعام کیا ہے ہمیں یہیں رہنا ہے۔

اسی طرح سادگی کا یہ حال تھا کہ اہلیہ بتاتی ہیں کہ کوئی فرنیچر کبھی نہیں خریدا۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ہم وقف زندگی ہیں جماعت جہاں کہتی ہے ہم نے وہاں جانا ہے اس لئے کہیں کبھی فرنیچر یا گھر کا سامان جو ہے ہمارے فوری تبادلہ میں روک نہ بن جائے جو سہولت جماعت نے دی ہوئی ہے اسی پہ ہم نے گزارہ کرنا ہے اور اسی پہ اکتفا کرنا چاہئے۔ یہ بھی ایک مثال ہے ایک واقف زندگی کے لئے۔

گزشتہ سال املہ پورم میں تبادلہ ہوا تھا وہاں بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کے لئے اتنے پابند تھے کہ ایک کلومیٹر روزانہ پیدل یا سائیکل پر آمد و رفت کرتے۔ یہ بھی ایک مثال ہے مبلغین اور مربیان کے لئے۔

اہلیہ لکھتی ہیں کہ انہوں نے ایک موقع پر کہا تھا کہ میں نے بار بار حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے والد مرحوم کو خواب میں دیکھا ہے اور میرے والد مجھے اشارہ کرتے ہیں بلا رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: بہرحال ایک رنگ میں ان کی شہادت اس طرح بھی ہو گئی دینی خدمت کے لئے گئے ہوئے تھے اور وہیں اس دینی دورے کے دوران ہی ان کی وفات ہوئی۔ یہ بھی شہادت ہے ایک قسم کی۔ بڑے دعا گو تہجد گزار ملنسار تبلیغی میدان میں ایک نڈر مجاہد تھے۔ کئی دفعہ مخالفین نے انہیں حراست میں رکھ کر مارا پیٹا۔

انکی والدہ ہیں عمر رسیدہ پسماندگان میں اہلیہ ہیں اور دو بیٹے ہیں۔ دو بڑے بھائی ہیں ان کے۔ ایک سلیمان صاحب امیر ضلع پال گھاٹ کیرالہ اور ایچ شمس الدین صاحب نظارت نشر و اشاعت قادیان کے ملیالم سیکشن میں اس وقت خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

ان کے ساتھ خدمت کی توفیق پانے والے مبلغ نوید الفتح شاہد صاحب کہتے ہیں کہ مولانا ایچ ناصر الدین صاحب سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے ہر کام کرنے کے واسطے مستعد رہتے تھے۔ بہت ہی پیار کرنے والے وجود تھے۔ عالم باعمل تھے بلا ناغہ تہجد پڑھتے۔ ہر روز باقاعدگی سے تعلیم و تربیت کرتے۔ ایک خاص وصف تھا ہر روز باقاعدگی سے باہر نکلتے۔ بڑے ہر دلعزیز تھے۔ کہتے ہیں میں نے کبھی ان کی پیشانی پر شکن نہیں دیکھی کبھی غصہ میں نہیں دیکھا۔ اپنے ساتھی معلمین سے بھی بڑا احسن سلوک کرتے ہمیشہ ان کا خیال رکھتے اور ایسی محبت تھی ہر ایک سے کہ ہر کوئی جوان سے ملتا تھا وہ ان کا فدا ہو جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بڑے اہتمام سے مطالعہ کرتے۔ ہر ایک سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آتے تھے جس کی وجہ سے ہر کوئی آپ کے ساتھ رہنا پسند کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بھی بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ دے۔

اگلا ذکر ہے محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ کا جو صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی اہلیہ تھیں 10/اپریل 2017ء کو رات دس بجے تقریباً 82 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں اور میری پھوپھی بھی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی نواسی تھیں۔ تدفین آپ کی بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی ہے۔ ان کا نکاح 26/دسمبر 1955ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹے عطا فرمائے جن میں سے چار بیٹے واقف زندگی ہیں۔ دو ڈاکٹر ہیں فضل عمر ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔ ایک پی. ایچ. ڈی. ڈاکٹر ہیں، نظارت تعلیم میں ہیں اور ایک وکیل ہیں صدر انجمن احمدیہ میں مشیر قانونی کے دفتر میں۔ ان کی لجنہ کی خدمات کا عرصہ بھی تقریباً 29 سال پر پھیلا ہوا ہے سیکرٹری صنعت و تجارت اور نائب صدر اوّل رہیں۔ اپنے بالا افسر کی اطاعت قطع نظر اس کے کہ کیا رشتہ ہے اور کیا عمر کا فرق ہے بے انتہا تھی۔ میری اہلیہ نے مجھے بتایا کہ دو

باقی خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad